

ذرا اشتراک

سالانہ ۱۰ روپے
مالک غیر ۲۰ روپے



ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقا پوری
نائب ایڈیٹر :- جاوید اقبال اختر

۲۳ مئی ۱۹۷۷ء

۲۳ ہجرت ۱۳۵۳ھ

۳۰ ربیع الآخر ۱۳۹۲ھ

یہ مرت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا

وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا

ملفوظات سیدنا حضرت یحییٰ موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دُنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دُنیا کی توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور چھو لے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قویں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دُنیا اُن سے سخت کراہت سے پیش آئے گی۔ وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔“

(الوحیۃ صفحہ ۱۱)

ہفت روزہ بنارہا دیان
مورخہ ۲۳ ہجرت ۱۳۵۳ھ

نظم کے چہرہ کام نہیں دینا ملاؤت کے بغیر

بطعہ عالم اسلام کی تحفہ کانفرنس کی ان قراردادوں پر ہمارے تنقید کا سلسلہ جاری ہے جو شرکائے کانفرنس نے ازراہ ظلم و تشدد جماعت احمدیہ کے خلاف منظوریں۔ جماعت احمدیہ ہر سال ۲۷ مئی کو یومِ خلافت مناتی ہے۔ اور یہ دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے کہ اس سے ایک روز قبل ۲۶ مئی ۱۹۷۲ء کو بانی سلسلہ عالمیہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مہوڈی کی وفات ہوئی۔ اور اگلے روز جمعہ ۲۷ مئی ۱۹۷۲ء کو بنارہا دیان میں جماعت کے حاضر الوقت کثیر التعداد افراد نے حضرت امام محمد علیہ السلام کی وصیاء مندرجہ رسالہ "الوعیۃ" کے مطابق آپ کے بدستغنی خلافت کو آپ کا قائم مقام شیخ کا فیصلہ کیا۔ سب کے با اتفاق حاضری میں حضرت مولانا نور الدین صاحب دینی اللہ عنہ کو حضرت امام مہدی کا پہلا خلیفہ اور حاشین منتخب کر دیا۔ آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آج کے دن اس اہم جماعتی فیصلہ پر ۶۶ سال پورے ہو گئے ہیں۔ دوسرے نظروں میں یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ جماعت احمدیہ میں نظامِ حکومت کو رائج ہونے سے ۷۷ مئی ۱۹۷۲ء سے ۶۷ سال شروع ہوا۔ ۶۶ سال کوئی معمولی وقت نہیں۔ اس طویل وقت میں جماعت احمدیہ کو جو عالمگیر سطح پر شاندار اسلامی خدمات سر انجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی اس کی تمام تر بنیادی وجہ وہ مبارک نظام ہے جسے جماعت نے مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی رحلت کے معا بعد اپنے لئے پسند کیا۔ حقیقت یہی وہ بابرکت نظام ہے جس کی خوشخبری آج سے چودہ سو سال پہلے خود سیدنا مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمتِ مسلمہ کو سنائی اور فرمایا کہ آخری زمانہ میں پھر سے خلافت علیٰ منہاج النبوت کا قیام عمل میں آئے گا۔ اور اس طرح اسلام کا دور ثانی اس کے دورِ اول کے ساتھ اس جہت سے بھی کامل مشابہت پیدا کر لے گا۔ خلافت علیٰ منہاج النبوت کے قیام کے بارہ میں مشکوٰۃ شریف جتبیائی کتاب الفتن ص ۴۹ میں مفصل حدیث آئی ہے۔ بار بار ان صفحات میں ان مبارک الفاظ نبویؐ کا ذکر ہوا۔ اور ان کی بناء پر ہر سعادت مندرجائی کو اس امر کے لئے دعوتِ فکر دی گئی کہ مقدس نبیؐ آخر اوقات کا سچا امتی ہونے کے ناطے ہر زمان کا فرزند ہے کہ اس زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوت کے ساتھ وابستہ ہو جائے۔ تاہم بھی اسلام کی ان روحانی فتوحات اور سر بلندیوں میں عقد دار بنے جو خلافت علیٰ منہاج النبوت کے لئے مقدس ہیں۔ جیسا کہ ہم بار بار اس امر کا تذکرہ کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے وہ وعدہ جو آیت: اختلاف میں تمام مومنوں کو اس نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز کئے جانے کا کیا ہے، سورۃ النور میں مذکور ہے اور سورۃ النور وہ سورت ہے جس کے آغاز میں فرمایا کہ سُوْرَةُ اَنْزَلْنَاهَا وَفَرَّغْنَاهَا وَاَنْزَلْنَاهَا فِيْهَا اٰیٰتٍ بَيِّنٰتٍ لِّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (آیت ۱) یعنی یہ ایک ایسی سورت ہے جسے ہم نے اتارا ہے اور اس میں بیان کردہ احکام کو خاص طور پر فرض کیا ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق اور مسلمانوں کی اس زمانے میں بہت بڑی ضرورت کے پیش نظر مسلمانوں کی "ہمیتِ جامعہ" خلافت کے ذریعہ سے ہی قائم رہ سکتی ہے۔ اور چونکہ سورت النور میں مسلمانوں کی ایسی ہیئتِ جامعہ کو خلافت حقہ اسلامیت کے نام سے ذکر کیا ہے اس لئے اس سورت شریفہ کے شروع ہی میں بطور تمہید یا براعت استعمال فرمایا کہ سُوْرَةُ اَنْزَلْنَاهَا وَفَرَّغْنَاهَا کہ اس سورت کو ہم نے اتارا ہے اور اس میں بیان کردہ احکام کو بطور خاص فرض کیا ہے تا مسلمان اس کی اہمیت کو جانیں اور اس کی طرف خاص توجہ دے کر اس کی برکات سے مستفید ہوں۔

حکم اوپر اس بات کا بطور اشارہ ذکر کر چکے ہیں کہ احمدیہ جماعت کو نظامِ خلافت میں منسلک ہوئے ۶۶ سال کا زمانہ گزر گیا۔ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ اور دوسرے اسلامی فرقوں کی مساعی بھی دنیا کے سامنے ہیں۔ ہر شخص جو اس پہلو سے جماعت احمدیہ کا دیگر اسلامی فرقوں سے موازنہ کرے گا وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ اسلام کی تبلیغ اور قرآن کریم کی اشاعت میں جس انداز اور جس منظم طریق پر جماعت احمدیہ نے گزشتہ سالوں میں کی ہے۔ اس کی نظیر کوئی دوسرا اسلامی فرقہ پیش کرنے سے ناظر ہے۔ اور یہی بات سوچنے کی ہے کہ اس قدر عظیم شانِ دینی خدمت کی تو توفیق اس جماعت کو حاصل ہوئی۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ اس کی وجہ یہ کہ ہم نے عرض کیا جماعت کا ایک ہاتھ پرچم ہو کہ خدمتِ دین میں لب جانا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں دوسرے اسلام، ائمہ بھی دعوت دے تو دین کی خدمت کا ہی کرتے ہیں۔ لیکن جس منظم طریق پر دین کی خدمت اور قرآن کریم کی اشاعت کا کام جماعت احمدیہ نے سر انجام دیا دے رہی ہے۔ اس کا ہزاروں حصہ بھی کسی دوسرے اسلامی فرقہ سے نہیں پایا۔

در احکام اللہ یہ سب تبلیغیں اپنی جگہ پر غمب نظم ہیں۔ بلکہ بار بار ایسا بھی ہوا کہ بہت سی تنظیمیں مل کر احمدیہ جماعت کے مقابلہ پر آتی ہیں۔ یہ تعلیم بات ہے کہ ان کے پاس کوئی مثبت پروگرام اسلام کی محسوس خدمت کا نہ تھا اور نہ ہی وہ سجدگی سے اس پہلو سے کوئی خدمت کرنا ہی چاہتے تھے۔ ان کا اتحاد و اتفاق تو محض جماعت کی مخالفت میں ہوا تھا۔ اور چند روز جماعت کے خلاف شور و غوغا کرنے کے بعد پھر ہر شخص نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی۔ انہیں اس بات سے کچھ بھی سروکار نہ تھا کہ اسلام پر کیا بیت رہی ہے۔ اور اسلام سے محبت ان سے کس عملی جدوجہد کا تقاضا کرتی ہے۔ یہ صورت حال کوئی ایک آدھ بار پیدا نہیں ہوتی متعدد ایسے مواقع آئے کہ احمدیہ جماعت کی ایسی ہی امتیازی خدمات کو دیکھ کر ان کے دلوں میں بھی جوش پیدا ہوا۔ مگر ان کا جوش بس احمدیت کی مخالفت ہی میں ختم ہو گیا۔ اسلام کے لئے کوئی قابل ذکر عمل خدمت آج تک نہ کر پائے۔ مولانا ذریعین صاحب دہلوی مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی سے لے کر مولانا مودودی صاحب اور مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی تک ہر عالم ہی اپنے اپنے وقت احمدیت کی مضبوط چٹان سے ٹکرایا مگر اپنا ہی سر پھوٹنے کے سوا احمدیت کا کچھ بگاڑ نہ سکا۔ اہل قلم حضرات نے احمدیت کے خلاف غلط فہمیاں پھیلانے اور زور و زنجیر سے جا دہ قی سے برگشتہ کرنے کے پورے جتن کئے مگر کسی کو کامیابی نہ ہوئی۔ احمدیت کا قافلہ اپنے قافلہ سالار کی سرکردگی میں اپنی منزل کی طرف برابر رواں دواں رہا۔ !!

گزشتہ ۶۶ سالوں پر پچھلی احمدیت کی لمبی تاریخ مخانیوں و معاونین کی ناکامیوں کا اعلان کر رہی ہے۔ کہاں گئے احار اور کہاں گئے مودودیہ جو احمدیت کو بیخ و بن سے اکیر دینا چاہتے تھے۔ وہ خود گوشہ نشینی میں چلے گئے۔ مگر احمدیت کو بفضل اللہ و رحمتہ تمام دنیا میں دن و رات چو گئی ترقی مل رہی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب اس جماعت کے ذریعہ اسلام کا عالمگیر روحانی غلبہ دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ انشاء اللہ۔

حال ہی میں ۶ اپریل تا ۱۱ اپریل تک میں دنیا کی اسلامی تنظیموں کے نمائندے جمع ہوئے۔ ان سب نے بھی اسلام کی رحمت کے لئے پچھ منعمو بے بنائے۔ اور ساتھ ہی احمدیت کی مخالفت میں بھی کچھ قراردادیں پاس ہیں۔ مگر سوائے زبانی جھج جھج کے یا چند ہوائی نفلوں کی تعمیر کے ان کے اندر کوئی محسوس عملی منصوبہ نہیں۔ !!

مقامِ غور ہے ایک طرف جماعت احمدیہ کے عملی کارناموں سے براہِ عظمیٰ کے براہِ عظمیٰ پڑے ہیں۔ وہاں کے ہزاروں ہزار لوکل باشندے جو کچھ عرصہ پہلے نہ تو اسلام سے کچھ واقف و آگاہ تھے اور نہ مقدس بانی اسلام ذراہ الفضا اور ان کا انہیں کچھ علم تھا۔ مگر احمدی مبلغین کی شبانہ روز تبلیغ اور لہی خدمات کے نتیجہ میں آج وہی لوگ۔ اسلام پر اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اور ان کی زبانیں پیار سے رسولِ نبیؐ آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف سے تر رہتی ہیں۔ ان کا تمام تر محبوب مشغلہ دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت ہے۔

یوں تو تحفہ کانفرنس میں بااعت احمدیہ کے خلاف قراردادیں پاس کر گئی ہیں۔ لیکن قراردادوں کا نفسِ مضمون اس امر کی غمازی کر رہا ہے کہ ان کے مرتبین جماعت احمدیہ کے عملی کام سے بہت زیادہ مرعوب ہیں۔ مگر تبلیغ کی خاطر جماعت کے شاندار کارناموں کو کسی اور ہی شکل میں پیش کرتے ہیں۔

کَضْرَاۤءِ الْحَمٰۤءِ قُلْنَ رَبِّیْہٖمْ ۙ حَسَدًا وَّبُغْضًا اِنَّہٗ لَذَمِیْمٌ ۙ

چنانچہ قرارداد کی حسب ذیل عبارت اس پر شاہد ناطق ہے۔ لکھا ہے :-
"اس تحریک نے اسلام دشمن طاقتوں کی مدد اور سرمایہ سے عبادت گاہیں بنائی ہیں۔ جہاں ذہنی الحاد اور کفر کی اور قادیانی مذہب کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس تحریک نے مدارس، ادارے اور قییم خانے کھولے ہیں۔ ان سب میں قادیانیت سرگرم عمل ہے قادیانی لوگوں نے قرآن کریم کے تریف شدہ ترجمہ مختلف زبانوں میں نشر کئے ہیں" (سہ روزہ الجوبہ دہلی ۲۹ ص ۱)

حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کو دین کے لئے منعمانہ عملی قربانی کا نہ تجربہ ہے اور نہ جماعت احمدیہ کے منفعلی ضمن میں کام لینے میں ان کی طرف سے اس طرح کے خیالات کا اظہار چنداں بعید از قیاس نہیں لیکن جس شخص کو علمت اللہ یہ کا قریب سے مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے اور وہ حق و صداقت کا دانشور ہے حقیقت الامر سے آگاہ ہوا وہ بخوبی جانتا ہے کہ بانی تحریک احمدیت سے لے کر آپ کے تمام خلفاء تک نے جماعت کے ہر فرد کو دین اسلام کی خلعانہ خدمت کے لئے ہر قسم کی مالی و جانی قربانیوں کا ایسا عادی بنا دیا ہے کہ امامِ ہمام کی طرف سے کسی بھی تحریک پر ہزاروں ہزار روپے بلکہ اب تو کروڑوں روپے کا جمع کر دینا چنداں مشکل نہیں۔ جماعت احمدیہ کی مثالی سوائے اسلام کے صدر اول کے مسلمانوں کے اور کہیں دیکھنے میں نہیں آتی۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے رکی ملان جو اس درجہ کے اخلاص دینی سے یکسر تہی دامن ہیں، ایسی خلعانہ قربانیاں دینے والوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اسی کوتاہ دینی کے سبب احمدیوں کی خلعانہ قربانیاں رہائی ملاحظہ ہو ص ۱۱ پر)

قدیم سے سنت اللہ ہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدریں دکھاتا ہے

تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے

وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی جماعت کو ایمان افروز خطاب

اَرْتَضٰی لَہُمْ وَلَیْبَدَّ لَہُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْنِہُمْ اَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ جب کہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ تورات میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تشرتر ہو گئے۔ اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سوائے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ ہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدریں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غلگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آئے۔ تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفا دار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے۔ جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک محترم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیے کہ ہر ایک صاحبین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھا دیے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

”خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے۔ اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی۔ اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ لَکُمْ اَلْغَلِبَہُ اَنَا وَرُسُلِی۔ تم اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ نبیوں اور رسولوں کا یہ نشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی خشم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نامت م رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑا گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اس کو نابود ہونے سے بچا دیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیْسَ مَعَنَا لَہُمْ دِیْنُہُمْ اَلذِی

نہ (ترجمہ) خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ

مقام خلافت

اور

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واضح مسلک

ذیل میں حضرت حاجی الحرمین مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند مفید اور کارآمد حوالے ہدیۃ قارئین کئے جاتے ہیں جن سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہج نبوت کے قیام کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا مسلک تھا۔ (ایس۔ ڈی۔ سیٹر)

”مجھے نہ کسی افغان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو کسی انجمن نے بنایا ہے اور نہ میں اس کے بنانے کی قدرت کرتا ہوں۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔“ (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

”خلیفہ اللہ ہی بنانا ہے۔ میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔“ (پیغام صلح ۲۴ فروری ۱۹۱۳ء)

”خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا وارڈ نہیں۔ تم اس بھیرے میں کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ پس جب میں مرجاؤں گا تو وہی کھڑا ہوگا۔ جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔“

”تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں۔ اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالذ بن ولید ہیں جو تمہیں معزول کی طرح سزا دیں گے۔“ (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

”خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس سرنے کو سرگز نہیں اتار سکتا اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں بالکل تمہاری پرواہ نہیں کرتا۔ اور نہ کروں گا۔ تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو۔ اور کیسے کامیاب ہو جاتے ہو۔“ (بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۰ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اجابجا اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شامل حال رکھے اور حضور کی قیادت میں تمام جماعت کو اعلیٰ دینی خدمات کی توفیق ملتی رہے اور اسلام کے روحانی غلبہ کے دن قریب قریب تر ہوتے جائیں آمین۔

قادیان ۲۰ ہجرت۔ محترم صاحبزادہ مرزا دسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

☆ حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

☆ چند روز سے وقتاً فوقتاً معمولی ترشح کے سبب گرمی کی شدت میں کمی آگئی ہے۔

اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں، میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، یکجا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب نیک کوئی خدا سے رُوح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اور چاہیے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے رُوح القدس سے حصہ لو۔ کہ بجز رُوح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بجلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ نیک نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو۔ کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح یا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت کو چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث بن جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن بھڑکے ہیں جو ایسے ہیں۔“

الرَّصِيَّةُ (صفحہ ۵ تا ۹)

لہذا ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں رُوحوں کے لئے نمونہ بنائے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ اور اس کو اپنے سُرَب اور دمی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پریٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ

درخواست دعا

خاکسار کے دوستی بھائی مکرم عبد الحفیظ صاحب قانی بی۔ اے آئرز کا اور برادر محترم عبدالحق صاحب مشتاق بی۔ اے فائینل کا امتحان دے رہے ہیں۔ جملہ احباب سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار: بشارت احمد بشیر دفتر دعوت تبلیغ قادیان

دردِ دلوں کی پکار — خلافت !

بفصد اس نعمتِ عظمیٰ سے جماعتِ احمدیہ منتفع ہو رہی ہے

انرا
محترم مولانا شریف احمد صاحب امین فاضل
مبلغ سلسلہ عابد احمدیہ - بمبئی

راخبارِ بدر قادیان ۷ جنوری ۱۹۳۴ء
اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے حضرت
خلیفۃ المسیح ثالث ایدہ اللہ نے ۲ کروڑ
روپیہ کی خراجی کا مطالبہ اپنی جماعت سے کیا تھا
خدا تعالیٰ نے اسے نفل و کرم سے حضور کے
کو اس دینی منصوبہ کی تکمیل کے لئے صرف تین
ماہ میں قریباً نو کروڑ روپیہ کے وعدوں کی
توثیق عطا فرمادی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ اس
سے ظاہر ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا لقب العین
دنیا میں غلبہ اسلام ہے اور اسی لقب العین
کے حصول کے لئے اس کے افراد جانی مالی قربانی
قلمی اور لسانی قربانیاں پیش کر رہے ہیں جن
سے مسلمانوں کی حکومتیں اور ان کے ادارے
محروم ہیں۔ کیونکہ ان ممالک کو اپنی سیاسی
اور اقتصادی الجھنوں سے غرضت و بخت نہیں !!

(۴)

گزشتہ سال عرب ممالک اور اسرائیل
میں جو جنگ ہوئی جس میں عرب ممالک کا بالہ
بھاری رہا چونکہ اللہ تعالیٰ نے عرب ممالک کو
نیل کی دولت سے مالا مال کیا ہوا ہے انہوں
نے اسرائیل کو از ملکوں کو سبق سکھانے کے
لئے نیل کے ہتھیار کو استعمال کرنے پر اتفاق و
اجماع کیا۔ اور یہ ہتھیار بعض سیاسی جھجکیوں
کو سلجھانے میں ایک حد تک کارآمد بھی ثابت
ہوا۔ اس صورتِ حالات سے فائدہ اٹھا کر
صدر پاکستان نے اسلامی ممالک کو پاکستان
میں ایک چوٹی کا نفرنس منعقد کرنے کی تجویز
پیش کی تاکہ عالم اسلام کی موجودہ سیاسی
صورتِ حالات کا جائزہ لیا جاسکے اور مشترکہ
لاٹھ علی تیار ہو۔ مسلم ممالک نے اس تجویز کو
منظور کر لیا اور ماہ فروری ۱۹۴۴ء میں یہ
کانفرنس منعقد ہوئی جس میں صرف کمزور مسلم
ممالک کی دوسرے ملکوں کی طرف سے امداد
تیل کی سستے داموں پر فراہمی اور منگنی وقت
میں ایک دوسرے کی امداد وغیرہ کے مسائل پر
بی غور و فکر ہوا۔ اس چوٹی کانفرنس میں اسلام
کی تبلیغ و اشاعت کا نہ کوئی منصوبہ پیش ہوا اور
نہ ہی دس بارہ میں کوئی فیصلہ ہوا۔ ہوتا بھی کیسے؟
جب کہ یہ ممالک خلافت کی نعمت سے محروم ہیں
اور یہ سعادت اب صرف جماعتِ احمدیہ کے حصہ
میں ہی آئی ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی ایدہ
مصدق جدیدہ لکھنؤ نے اس چوٹی کانفرنس کی

اور لاکھوں لوگوں کو آغوشِ اسلام میں آنے
کی توثیق ملی ہے۔ روحانی اور اخلاقی اعتبار
کے قیام کے ساتھ ساتھ اس جماعت کو
طبی مراکز کے اجراء کی وجہ سے خدمتِ خلق
کا بھی بہترین موقع مل رہا ہے۔
اس سعادت بزرگ و بزرگوںیت
تانا بخشد خدا کے بخشنده

(۳)

جماعتِ احمدیہ کے قیام پر قریباً ۵۰ سال
گزر رہے ہیں۔ اس دوران میں اس جماعت
نے باوجود اندونی دبیرونی مخالفتوں کے
صرف نظامِ خلافت کی برکت سے ایک
بین الاقوامی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ دنیا
کا کوئی مندرجہ ملک ایسا نہیں جہاں اس
جماعت کے خادم موجود نہ ہوں۔ اور اس
جماعت کو یہ بجا فخر حاصل ہے کہ اس پر
آج سورج مغرب نہیں ہوتا۔ اور اب
جماعت کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح ثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ نے ”صد سالہ احمدیہ جوبی“
کا جو عظیم و شان منصوبہ پیش فرمایا ہے
اس سکیم کا خلاصہ یہ ہے :-

الف :- اشاعتِ اسلام - اصلاح و ارشاد
اور تربیت کے کام کو تیز کرنے کے لئے
مغربی افریقہ میں تین مراکز کا انتخاب
کیا جائے۔ یہ تین مراکز سارے مغربی
افریقہ پر محیط ہوں گے مشرقی افریقہ
میں بھی ایسے ہی تین مراکز رکھوئے جائیں
گے۔ یورپ میں اٹلی، فرانس، اسپین
سوڈن اور ناروے میں۔ اور جنوبی امریکہ
میں بے تعلیقی مشن کھولے جائیں گے
ب :- قرآن کریم کے تراجم دنیا کی بڑی
بڑی زبانوں میں سے بعض میں تو شائع
ہو چکے ہیں یا تیار ہو چکے ہیں، اگلے
سولہ سالوں میں روسی، فرانسیسی
ڈالمین، یوگوسلاوی، سپینش اور
چینی زبانوں کے علاوہ مغربی افریقہ کی تین
زبانوں میں تراجم شائع کئے جائیں گے
ج :- دنیا کی ایک سو زبانوں میں
بنیادی اسلامی لٹریچر تیار کر کے
شائع کیا جائے۔ جس میں اسلام کی
بنیادی تعلیم کا ذکر ہو۔ اور ان کے
لئے مختلف زبانوں کے پریسوں کا بھی
انتظام کیا جائے

سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد ۱۹۲۵ء میں
ترکی میں اس نام نہاد خلافت کو بھی ختم کر دیا
گیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی سیاسی
و اخلاقی اور روحانی اعتبار سے تنزل و زوال کے
گزشتہ میں گرتے چلے گئے اور اس آخری زمانہ
میں مسلمانوں کی طاقت غیر مسلموں کے مقابلے میں
نہ ہونے کے برابر گئی۔ مسلمانوں کی اس
کس پرسی کو دیکھ کر ہی علامہ اقبال کے دردِ منہ
دل نے بھی کہا ہے

تانا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لاکھیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قاتل جگر
کیونکہ لغوی عبد المجید خاں صاحب شوق ہے
خلافت ہی سے وابستہ ترقی ہے جماعت کی
یہی تو کاروانِ دین کی اصلی تیار تہ ہے

(۲)

اس زمانہ میں آنحضرت علیہ السلام کی شہادت
کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی تاسیس کا زمانہ
اور ترقی و اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے
حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی باقی
عہد احمدیہ کو میرے موعود اور مہدی معبود
نما کر مبعوث فرمایا۔ حضور علیہ السلام نے دلائل
ساطعہ اور براہین قاطعہ اثباتِ مسمانی
اور دعائوں کے ذریعہ سے اسلام کے غلبہ اور
شوکت کو دیگر اربابِ پرزانت کو دکھایا اور
مذاہبِ عالم کے پیروؤں میں سے کسی کو آپ
کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ ہوئی حضور
فرماتے ہیں :-

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل یہ بلا ہم نے
صفت دشمن کو کیا ہم نے بختِ پامال
سین کا کام قلم سے ہی دیکھا ہم نے
حضرت مہدی معبود علیہ السلام کے
روحانی کے بعد آپ کی جماعت میں آیتِ اختلاف
کے مطابق نظامِ خلافت جاری ہوا جس
کے نتیجہ میں جماعت ایک طرف ایک مرکزی
نقطہ پر جمع ہے تو دوسری طرف دنیا میں
خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کی سعادت
صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ کو ہی حاصل
ہے۔ اسی نظامِ خلافت کی برکت سے کہ
انسانِ عالم میں تبلیغی مشن، تعلیمی ادارے
اور طبی مراکز قائم ہیں جن کے ذریعہ مختلف
زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور
اسلامی لٹریچر کی اشاعت ہو رہی ہے

خدا تعالیٰ کے انبیاء و مرسلین دنیا میں
ایک روحانی و اخلاقی انقلاب برپا کرنے کے
لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی میں الہی
مستند و مشن کی تحریری ہوتی ہے۔ ان کی وفات
کے بعد قومی تنظیم اور شیرازہ کو قائم رکھنے،
اور مومنوں میں وحدت کے قیام، ان کے قدس
مشن کی تکمیل اور جماعت کی تربیت و ترقی کے
لئے خلافت کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ

حدیث شریف میں ہے

مَا كَانَتْ قَبْلَهُ قَسْطًا إِلَّا قَبْلَهَا
خِلَافَةً وَ كُنْزُ الْعَمَالِ جُلْدًا صَد ۱۱۹
خِصْلًا لِّبَرِّ الْمَسِيوِي

کہ ہر نبوت کے بعد خلافت کا دور آتا ہے۔
مذکورہ بالا سنتِ انبیاء کے مطابق
اور آیتِ اختلاف کے وعدہ ربانی کے مطابق
آنحضرت علیہ السلام کے عہد کے بعد
بھی امتِ مسلمہ میں نظامِ خلافت جاری ہوا۔
اور خلفاء و ارشدین ایک طرف اگر امتِ محمدیہ
کے اتحاد و اجتماع کا باعث ہوئے تو دوسرے
طرف اسلام کے استحکام اور اشاعت کا موجب
ہوئے اور ان کے بعد قریب میں اسلام نے
دن دگنی اور دانت چوگنی ترقی کی جس کے نتیجہ
میں اسلام کو دنیا میں ایک خاص عظمت و شان
حاصل ہوئی۔ مسلمانوں کی قومی زندگی و عروج کا
اصل دور خلافتِ راشدہ کا ہی زمانہ تھا۔

خلافت علیٰ اصحابِ القبۃ کے بعد مسلمانوں
میں حکومت کا دور آیا اور مسلمانوں میں باہمی
اختلاف و اشتقاق کی وجہ سے تنزل و زوال
کے آثار ظاہر ہوئے۔ چنانچہ مولانا عبد الماجد
صاحب آزاد فرماتے ہیں کہ :-

”اجتماع و اختلاف کی یہ حالت حضرت
علی علیہ السلام پر ختم ہو گئی۔ اس
کے بعد سے اختلاف و اختلاف کا دور
شروع ہوا۔ از انجملہ مرکزی قوتوں
اور مضبوطی کا انتشار و اشتقاق تھا
جس نے فی الحقیقت امت کا تمام
نظام شرعی و اصلی و رہم برہم کر دیا
خلافتِ فاصدہ کے بعد یہ ساری نیچا
تہیں آگیا۔ ہو گئیں۔“

(مسئلہ خلافت ص ۱۷)

خلافتِ راشدہ کے بعد مسلمانوں میں باہمی
باہمی اختلاف و انتشار کے گہنی نہ کسی شکل میں
نام نہاد خلافت کو دہود بھی قائم رہا۔ بالآخر

خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

از محترمہ بدر النساء صاحبہ صدر لجنہ امار اللہ تابر کوٹ اریسہ

جو خبریں زیر عنوان
"خلافت کے بغیر اندھیرا"
اور
"باد دور خلافت"
اپنے اخبار میں شائع کی ہیں وہ قابل ملاحظہ ہیں
اس لئے کہ وہ ایک درد مند دل کی خلافت
کے قیام کے بارے میں پکار ہے۔
(۱) خلافت کے بغیر اندھیرا۔ لاہور کی خبروں
کی بعض سرخیاں۔

اسلامی مملکتوں کی چوٹی کا نفرنس کی
تیاریاں۔ مسلم ملکوں کے وزراء اعظم
کا اجتماع
انے تفریق و تشدد کے باوجود کبھی کسی
کا ذہن اس طرف نہیں جانا کہ عراق کا منہ
کہ عہد اور شام کا رخ کس طرف ہے؟ مصر
کہ مصر اور حجاز کہ مصر؟ بین کی منزل کو کسی
ہے اور لیبیا کی کون سی؟ ایک خلافت اسلامیہ
آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج
مملکت اسلامی کیوں تقسیم و تقسیم ہوتی؟
ایک اسرائیل کے مقابل پر سب کی الگ الگ
فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔ ترک اور دوسرے
مسلم فرماؤ آج تک شیخ خلافت کی سزا
بھگت رہے ہیں۔ اور خلافت کو چھوڑ کر
چھوٹی چھوٹی قومیتوں کا جو انہوں شیطان
نے کان میں بھونک دیا ہے وہ دماغوں سے
نہیں نکالتے ہیں۔

(صدیق جدید لکھنؤ یکم مارچ ۱۹۵۹ء)

(ج) "باد دور خلافت"
لاہور۔ ۱۴ فروری۔ آج مسلم ملکوں کے
سربراہان اسلامی کانفرنس میں وارد ہو گئے
"ایسا عجیب و غریب ناچرخ یا متحدہ عرب۔ ترکی
لبنان۔ کویت۔ یمن سید گال کا تازہ چیلنج"
کی اچھا ہوتا اگر آج اتنی چھوٹی چھوٹی قوموں
کی بجائے ایک مرکزی عظیم خلافت اسلامی
اسی اجلاس میں ہوتی؟
(صدیق جدید لکھنؤ ۸ مارچ ۱۹۵۹ء)

(۵)
جس خلافت کے قیام کی تمنا آرزو درد مند
دل آج کر رہے ہیں لفظ خدا تعالیٰ اس خلافت کی
نعمت عظمیٰ ہے جماعت احمدیہ ۱۹۰۸ء سے متمتع
ہو رہی ہے۔ اور اسی خلافت کی برکت سے وہ
دنیا میں خدمت دین اور اشاعت اسلام کی توفیق
پا رہی ہے۔ ایسے درد مندوں سے ہم اپیل
کرتے ہیں کہ اگر وہ بھی خدمت اسلام کی کوئی تمنا
و خواہش رکھتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے دامن
سے وابستہ ہو جائیں اور خدا کی انوار برکات سے
بہرہ ور ہوں۔ کیونکہ خدا کی تقدیر اب یہی ہے
کہ خلافت احمدیہ ہی انشاء اللہ قائم و دائم
رہے گی۔

واحد عونا ان الحمد للہ رب العالمین

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رحمہ کا وجود
اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں سے ایک آیت تھا
آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے المصلح الموعود
کا منصب ملا تھا اور دنیا نے احمدیت میں آپ
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نام سے موسوم
تھے۔ آپ نے ایک ملت جماعت کی قیادت
بحیثیت خلیفہ نفع مدی سے زاید عرصہ تک
کی۔ چنانچہ آپ کو اس جماعت کی رہنمائی کے
لئے کافی وقت ملا۔ اور خاص تا بیدار الہی بھی حاصل
رہی۔ پیدائش ہی لوح انسان کی غرض کو
پورا کرنے کے لئے جسے سلوڈ کو مد نظر
رکھا جانا چاہیے آپ نے قریباً ستر سالوں پر
سیرکن بحث کرتے ہوئے لوگوں کی حقیقتی
بھلائی و دہیبہ دی کے لئے بے بہا ہدایات و
نصائح سے نوازا ہے۔

انسان ہر حال ضعیف ثبات ہوا ہے
لیکن موجود حقیقی قادر و توانا رحمن درحیم
ہے۔ اس نے بنی نوع انسان کو اپنی صفت
رحمانیت اور رحیمیت سے نوازا ہے لیکن
نادان انسان اس سے فائدہ کم اٹھاتا ہے
اور خود ہلاکت کے گڑھے میں گر جاتا ہے نبوت
ورسات اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نشان نعمت
ہے جو اس کی صفت رحمانیت کے ظہور پذیر
ہونے سے ملتا ہے۔ اور وہی بہتر موقع دیکھ
کر نبی و رسول کو مبعوث کرتا ہے۔ اس میں
کسی انسان کی کوشش و محنت کا کوئی دخل
نہیں ہوتا۔ انسان اس کے لئے صرف
ذینا و ابول فیہم رسول کی دعا بشک
مانگ سکتا ہے لیکن دعا کو قبول کرنا یا رد
کرنا یا ماننا یہ سب خدا تعالیٰ کی مرضی کی
بات ہے۔ اور خدا بندوں کا غلام
ہے۔ کہ بندوں کی اس دعا کو فوراً قبول
کر لے۔ لیکن چونکہ نبوت ایک نعمت ہے
اور انزال رحمت سے محروم ہونا انسان کے
لئے بد نصیبی ہے اور خدا تعالیٰ کی مرضی
بھی یہ ہے کہ انسان رحمت سے متمتع ہوتا
رہے۔ اس لئے اس نے ایک ذریعہ سے
لوگوں کو اس نعمت کو سنبھالنے کا اور فائدہ
اٹھانے کا بے نظیر موقع دیا۔ کہ انسان
خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت سے فائدہ
اٹھائے۔ رحیمیت سے مراد ہے اللہ تعالیٰ
سے تھوڑی سی محنت و کوشش کے عوض بہترین
بدلہ پائے۔ چنانچہ خلافت ایک ایسی نعمت
ہے جو خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ظہور

ہونے سے ملتی ہے۔ یعنی تھوڑی سی کوششوں
سے اور چند شرائط کی پابندیوں سے ملا کر
ہے۔
دنیا کی تاریخ سے ثابت ہے کہ کبھی بھی
انسان نے اپنی کوششوں سے کسی کو نبی و
رسول نہیں بنایا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے جب
چاہا ہے درپے ایک ہی مقام پر کسی انبیاء
مبعوث کئے اور متواتر نبی آئے رہے۔
کبھی اس نے چاہا تو لمبے لمبے وقفوں کے
بعد نبی و رسول بھیجے۔ کسی کی نعمت کا دائرہ
ایک قوم تک ہوتا اور دوسرے کا دائرہ دوسری
قوم تک محدود ہوتا۔ ہاں صرف ایک ہی نبی
ایسا بھیجا جو ساری دنیا و اقوام اور اس کے
زمانوں کے لئے ہے۔ وہ ہمارے آقا محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور آپ
کے بعد خلافت اور جانشینی کا سلسلہ جاری
رہا۔ خلیفہ بیشک خدا تعالیٰ بناتا ہے
لیکن اس کے انتخاب میں انسان کو بے دخل
نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ (لا خلافت الا
بالمشورۃ کے مطابق) لوگوں کا پورا
پورا دخل اس میں رکھا گیا ہے۔

نادان انسان جس طرح خدا تعالیٰ کی
رحمانیت (یعنی نبوت) سے مستنزد و نیکو
سے پیش آتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی رحیمیت
(یعنی خلافت) سے کفر بالخلافت کے
ذریعہ پیش آتا ہے۔ اور اپنی ہلاکت کو
اپنے ہاتھ سے تیار کر لیتا ہے۔ اور اپنی
اولادوں کو بھی ہلاکت میں ڈال دیتا ہے
اب اس مقدس وجود حضرت المصلح
الموعود رضی اللہ عنہ کی ایک نصیحت درج
کرتی ہوں۔ کس خیر خواہی کے انداز میں
ہمیں نصیحت فرمائی ہے :-

"میری آخری نصیحت یہ ہے کہ
کہ رب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت
ایک بیخ ہوتا ہے جس کے بعد
خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا
دیتی ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی
سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا
کو متمتع کرو۔"

الفصل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء
ہماری جماعت کو چونکہ اس زمانہ میں
اور نبی عنہ ہلکے کے لئے جتنا گیا ہے اور
کسی روحانی جماعت کی زندگی خلافت حقہ
سے بغیر ممکن نہیں۔ چنانچہ آپ نے نصیحت

فرمایا :-

"میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں
کہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم ہمیشہ
اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ
رکھو اور خلافت کے قیام کے لئے
قربانیاں کرتے چلے جاؤ۔ اگر تم ایسا
کر دو گے تو خلافت تم میں ہمیشہ رہے
گی۔ خلافت تمہارے ہاتھ میں خدا
نے دی ہی اسی لئے ہے کہ وہ کبہ
کے کہیں نہ اسے تمہارے ہاتھ
میں دیا تھا اگر تم جانتے تو یہ چیز
تم میں قائم رہتی۔ اگر اللہ تعالیٰ
تو اسے الہامی طور پر قائم کر سکتا
تھا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ
اس نے یہ کہا کہ اگر تم خلافت کو
قائم رکھنا چاہو گے تو میں بھی اسے
قائم رکھوں گا۔ گویا اس نے تمہارے
منہ سے کہلوایا ہے کہ تم خلافت
جانتے ہو یا نہیں جانتے۔ اب
اگر تم ایسا نہ بند کرو یا خلافت
کے انتخاب میں اہمیت نہ نظر نہ
رکھو تو تم اس نعمت کو کھو بیٹھو گے
پس مسلمانوں کی نیامی کے اسباب
پر غور کرو۔ اور اپنے آپ کو موت کا
نکار ہونے سے بچاؤ۔ تمہاری عقلیں
تیز ہو جائیں اور تمہارے حوصلے
بند نہ ہونے چاہئیں۔ تم وہ جان
نہ ہو جو دنیا کے رخ کو پیروی ہے
بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم وہ جہیل
محمد بن جاد جو یانی گو
آسانی سے گمراہ رہتا ہے۔ تم ایک
مثیل ہو جس کا کام یہ ہے کہ وہ
فیضان الہی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ذریعہ حال ہوا ہے اسے
آگے چلانے چلے جاؤ۔ اگر تم ایسا
کرتے ہیں کامیاب ہو جاؤ گے تو تم ایک
ایسی قوم بن جاؤ گے جو کبھی نہیں گمراہ
گی۔ اور اگر تم اس فیضان الہی کے
رستہ میں روک بن گئے۔ اس کے رستہ
میں پتھر بن کر کھڑے ہو گئے تو وہ تمہاری
قیم کی تباہی کا وقت ہو گا۔ پھر تمہاری
عمر کبھی لمبی نہیں ہوگی اور تم اسی طرح
مر جاؤ گے جس طرح پہلی قومیں مریں
(تفسیر سیر جلد پنجم حصہ سوم ص ۱۲)

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے۔ آمین

جماعت احمدیہ میں خلافت علی منہاج النبوة کا فہم

خلافت احمدیہ کی قیامت رہے گی انشاء اللہ

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی مقیم تادیان

خلافت کے بارہ میں قرآنی نظریہ

قرآن کریم کی سورت نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْنَا
مِنْ قَبْلِهِمْ . (سورة النور)
قرآن مجید کی مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ
نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ امت مسلمہ میں
خلافت جاری کرے گا۔ اور ان میں خلیفہ بنایگا
اس آیت میں عمومیت پائی جاتی ہے۔ جس
میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد خدا اسی طرح خلیفہ بناتا رہے گا جس
طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بناتا
رہا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اللہ تعالیٰ کے خلیفہ
بنانے کے دو ہی طریق تھے۔ اول یہ کہ اللہ
تعالیٰ خود کسی شخص کی خلافت کا اظہار اپنی وحی
کے ذریعہ فرماتے۔ جیسے فرمایا یا داؤد انا
جعلناک خلیفۃ فی الارض۔ اے داؤد
تم نے مجھے خلیفہ بنایا۔ نیز فرمایا انا جاعل
فی الارض خلیفۃ میں نے آدم کو خلیفہ
بنایا۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ دونوں بزرگ مقامات پر
حضرت داؤد اور حضرت آدم مقام نبوت پر
فائز تھے۔

علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ اس حصہ آیت
کی تفسیر میں فرماتے ہیں :-

اما قولہما استخلف الذین
من قبلہم یعنی کما استخلف
ہارون و یوشع و داؤد و
سلیمان و تقدیر انہم لیسخلفنہم
استخلفنا کاستخلاف من
قبلہم من ہولاء الانبیاء
عہم السلام .

(تفسیر کبیر علامہ رازی جلد ۱ ص ۳۸)

کہ آیت کی ترکیب کے لحاظ سے یہی ہوا کہ
کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ایسے ہی خلیفے بنایگا
جیسے اس نے پہلے ہارون و یوشع۔ داؤد اور
سلیمان علیہم السلام کو خلیفہ بنایا۔ مندرجہ بالا
تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ جس وجود کی
خلافت کا اظہار اللہ تعالیٰ اپنی وحی خاصہ سے
فرمائے وہ نبی اللہ ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ

اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں جو امت محمدیہ میں
خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا ہے اس وعدہ کے
مطابق جب کسی شخص کے متعلق خدا تعالیٰ اپنے
الہام اور وحی کے ذریعہ یہ فرمائے گا کہ اردت
ان استخلف ادم تو ایسی وحی کا مصداق
ایسا خلیفہ ہوگا جو حضرت آدم اور حضرت داؤد
کی طرح نبی اللہ ہوگا۔ اور یہ خلافت گویا خلافت
اللہ کہلائے گی۔

خلیفہ بنانے کا دوسرا طریق جو کما استخلف
الذین من قبلہم کے ارشاد کے ماتحت
جاری تھا یہ ہے کہ جب کسی خلیفہ اللہ کی وفات
ہو جاتی ہے تو اس کے بعد اس کی جماعت کے
قلوب میں اللہ تعالیٰ یہ ڈال دیتا کہ تم میں سے
زیادہ صاحب تقویٰ اور نور نبوت سے زیادہ
فیض یافتہ فلاں وجود ہے تب اس خلیفہ اللہ
یعنی نبی کی جماعت اس متقی اور پاکیزہ وجود کو
خلیفۃ الرسول تسلیم کر کے اس کے ہاتھ پر جمع
ہو جاتی۔ ایسے وجود کے لئے یہ ضروری نہیں
کہ خدا تعالیٰ اسے اپنے الہام و وحی سے مطلع
فرما دے کہ میں نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا ہے۔
ہاں اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت کر دیتا
ہے کہ یہ شخص منصب خلافت کے لائق ہے۔
چنانچہ اسی سنت الہی کے مطابق حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فوت قدیمہ سے فیض
یافتہ جماعت نے حضور کی وفات کے بعد
حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ
اور حضرت علیؓ کو بالترتیب خلیفۃ الرسول
تسلیم کیا۔ حضرت خلیفۃ اللہ تھے اور یہ اصحاب
خلیفۃ الرسول تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت
نے ان کی خلافت کو وعدہ استخلاف کا مورد
ثابت کر دیا۔ چنانچہ ابن ابی اثم نے اپنی تفسیر میں
عبد الرحمن بن عبد الحمید الہمدی سے یہ روایت کی
ہے کہ ان ولایۃ ابی بکر و عمر فی کتاب
اللہ ینقولون اللہ تعالیٰ وعد اللہ الذین
امنوا انکم رحمۃ الصلحۃ لیسخلفنہم
فی الارض الایہ۔ یعنی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت
عمرؓ کی خلافت کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت میں
موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ
کیا کہ جو تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے
میں سے وعدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں انہیں
خلفہ بنائے گا۔

خلیفۃ اللہ اور خلیفۃ الرسول میں ما

الامتیاز ہوتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اپنی وحی اور الہام
کے ذریعہ کسی فرد کو خلافت کے لئے نامزد کر
دے تو اس کو خلیفۃ اللہ کہتے ہیں جسے دوسرے
الفاظ میں نبی اللہ سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔
اور اگر خدا تعالیٰ خود اپنی وحی اور الہام سے خلافت
کے لئے نامزد نہ کرے مگر نبی کی جماعت اپنے
میں سے اسے خلافت کے لئے منتخب کرے
تو وہ خلیفۃ الرسول کہلائے گا۔ اور تاہم ابھی
اور اس کی نصرت یہ ثابت کرے گی کہ یہ دونوں
قسم کے خلیفہ خدا تعالیٰ کے ہی مقرر کردہ ہیں۔
مذکورہ آیت میں کما کا لفظ جو مشابہت
کے لئے ہے وہ اس امر کو بھی متنبہ کرتا ہے کہ
امت مسلمہ کے جملہ خلفاء امت ہی کے افراد ہوں
گے۔ باہر کی امت سے یا آسمان سے اترنے والا
کوئی وجود امت محمدیہ میں منصب خلافت پر سرفراز
نہیں ہوگا۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیروی میں قائم ہونے والے
بعض خلفاء خلیفۃ اللہ بھی ہوں گے۔ یعنی
انبیاء کے درجات کو پانے والے ہوں گے۔
اور ان کے بعد خلیفۃ الرسول بھی ہوں گے۔ یہی
وہ خلافت ہے جسے خلافت علی منہاج النبوة
کہا جائے گا۔

خلافت کے بارہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہم ارشاد

حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ
نے موعود مسیح اور ہمدی بنام مسعود فرمایا اور آپ
کو بذریعہ الہام خلیفۃ اللہ قرار دیا اور یہی فرمایا
اردت ان استخلفنہم و داؤد و سلیمان
ادم و ذکرہ ملا
کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں کسی کو اپنا خلیفہ بناؤں
تو میں نے اس زمانہ کے آدم (حضرت مسیح موعود
علیہ السلام) کو پیدا کیا۔ تو قرآن کریم کی اصطلاح
کے مطابق آپ خلیفۃ اللہ یعنی نبی اللہ ہوئے۔
اور آپ کے بعد سلسلہ خلافت جاری ہونا تھا۔
چنانچہ اس امر کا ثبوت کہ حضرت مسیح موعود علیہ
السلام کے ذریعہ خلافت علی منہاج النبوة کا
قیام ہونا تھا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
حدیث اور آپ کے ارشاد سے ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے :-
لنكون النبوة فيكم ما شاء الله ان تكون
میرزا غلام احمد علیہ السلام

علی منہاج النبوة ما شاء الله ان تكون
ثم یرفعہا الله تعالیٰ ثم تكون ملکاً
عاصفاً فتكون ما شاء الله ان تكون ثم
یرفعہا الله تعالیٰ ثم تكون
خلافة علی منہاج النبوة ثم سکت
(مشکوۃ المصابیح کتاب الرقاق باب الامتار
والتحذیر)

ترجمہ) تم میں نبوت جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی
قائم رہے گی۔ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود
باجود موجود رہے گا) پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھا لیگا۔
(یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگی) اور پھر منہاج نبوت
پر خلافت قائم کی جائے گی۔ یہ خلافت کچھ وقت
تک قائم رہنے کے بعد ختم ہو جائیگی۔ اور پھر اس کی جگہ
بادشاہت قائم ہو جائے گی۔ اور جب تک خدا چاہے
گا یہ کیفیت رہے گی۔ پھر اس کو بھی اللہ تعالیٰ اٹھا
دے گا۔ پھر دوبارہ خلافت علی منہاج نبوت قائم
کی جائے گی۔ اور اس کے بعد لکھا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ (یہ اس امر کی طرف
اشارہ ہے کہ دوسری دفعہ منہاج نبوت پر قائم ہونے والی
خلافت قائم و دائم رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث آیت استخلاف کی تفسیر
ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بعد دو دفعہ دفعہ
علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پہلی دفعہ خلافت علی منہاج
النبوت حضور کی وفات پر قائم ہوگی جو بالآخر طوبیت
اور بادشاہت میں تبدیل ہو کر ختم ہو جائے گی۔ اس کے
بعد دوبارہ خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ ثانی
حدیث نے دوسری دفعہ خلافت علی منہاج نبوت کے قائم
ہونے کے بارے میں لکھا ہے "الظاهر ان المراد
بہ زمن عیسیٰ والمہدی"۔

حدیث مشکوۃ المسابیح جو ارد و ترجمہ کے ساتھ
نامور سے شائع ہوئی ہے اس میں بھی حاشیہ پر لکھا
ہے "اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسیٰ اور ہمدی علیہ
السلام کا ہے" گویا ثار حین حدیث بھی یہ کہتے تھے
کہ منہاج نبوت پر خلافت کا دوبارہ قیام امت
محمدیہ کے موعود مسیح و امام ہمدی علیہ السلام کے زمانہ میں
ہوگا۔ یہ تو بدر میں آنے والے طلاء ظواہر کی غلطی ہے کہ
وہ عیسیٰ پر دو گینڈے سے متاثر ہو کر یہ سمجھنے لگے کہ
سنت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر امت
محمدیہ کی اصلاح کریں گے۔ حالانکہ آیت استخلاف
بھی یہ بتا رہی تھی اور امام بیہد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
میں بھی واضح اشارے موجود تھے کہ آنے والا مسیح
موعود اور ہمدی اسی امت محمدیہ میں سے آئے گا۔

اور یہ کہ عیسیٰ و ہمدی دو علیحدہ وجود نہیں۔ بلکہ ایک
ہی وجود کے دو نام ہیں۔ جیسا کہ ابن ماجہ کی حدیث
"لا الہدی الا عیسیٰ" سے ظاہر ہے۔
اور اس امت میں آنے والے موعود مسیح کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کے نام سے بھی یاد
فرمایا ہے (مسلم شریف)۔ پس خلافت علی منہاج نبوت
کا دوبارہ قیام مسیح موعود علیہ السلام کی آمد
کے بعد ہی ہونا تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے عن وقت
پر اپنا یہ وعدہ پورا فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافِ اُردی ہو کر جماعت اپنے خلفاء کی رہنمائی میں علیہ السلام کی غلبہ اُردی کو اس اہم و جاری کئے ہوئے ہے۔ جماعت میں اس وقت تیسرے خلیفہ حضرت میرزا ناصر احمد صاحب ایہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دور دورہ ہے۔ یہ بھی موعود غلیفہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور زمین سے ہے۔ اور حضور کا نمبر ہے۔ چنانچہ خلیفہ مسیح اثلث ایہ اللہ تعالیٰ دین کی اشاعت اور اسلام کے غلبہ کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔ علماء کی مخالفت نہ جماعت کا پہلے بان بیکا کر سکی ہے اور نہ اب کر سکے گی۔ نہ لوکان بعضہم لبعض ظہیراً۔ کیونکہ خدا کی نصرت و تائید (باقی دیکھئے صفحہ ۱۲)

تحریک احمدیت اور رابطہ عالم اسلام

از کرم مولوی محمد ابراہیم صاحب نائل قادری نائب ناظم تحریک احمدیت قادریان

حال ہی میں تحریک احمدیت پر رابطہ عالم اسلامی کی بورڈ کا ذکر قارئین کرام اخبار میں مطالعہ فرما چکے ہیں۔ اس مجلس پر مسلمان بڑی بڑی امیدیں دھکائے جاتے ہیں مگر اسے قائم ہونے کا کافی عرصہ گزر چکا ہے مگر تاہم اس کی طرف سے اسلام کی خاطر کوئی مثبت اقدام سامنے نہیں آیا۔ اب اس نے احمدیت کو اپنا ثلث بنانا چاہا ہے مگر وقت سے کی طرح بنانے کا کہ اس کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ہمیں اس کا انجام ابھی سے نظر آ رہا ہے اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔

۱۔ قرآن کریم ان مخالفین پر موعود علیہ السلام کو دہانۃ الارض یعنی طاعونی کبڑا قرار دیتا ہے ان سے کسی خیر کی توقع رکھنا محبت ہے۔ ہاں یہ مسلمانوں کو اسے زہریلے اثر سے ہلاکت کی طرف لے جانے کا باعث ہی بن سکتے ہیں۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو علماء ہم شریعت نہ تھا احیاء السما و الارض دے کر ہتھیار کیا ہے تا لوگ ان کے شر سے بچ سکیں۔ جب یہ آسمان تلے کی سب مخلوق سے بڑھ کر بڑے اور بدتر ہیں تو کیا مسلمانوں کو ان سے بچنا لازمی نہیں؟

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ علماء مسلمانوں میں نفرت پیدا کر کے اسلام کو قوت کو یاہ پارہ کر دیں گے اور تفرق فرقاں میں پٹ کر ایک دوسرے سے نبرد آزما ہو جائیں گے اور آج مسلمانوں کی حالت اس کی تقدیر کر رہی ہے۔

۴۔ ان علماء نے سب فرقوں کو کافر قرار دے کر دائرۃ اسلام سے خارج قرار دے دیا تو اب یہ ان کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ جو انہوں نے اسلام کی خاطر سرانجام دیا ہے۔ آج نہ مسلم یہ کس بنا پر اسلام اور رابطہ عالم کا نام لیتے ہیں۔ ان سے تکفیر بازی کے سوا کسی اور نیک کام کی توقع فعلی ہے یہ جو کچھ کر رہے ہیں اپنی لسانی اعراض کی خاطر ہے۔ یہ مفاد پرست ٹولہ جس کا ہر زمانہ میں پی پی شیوہ رہا ہے کہ جس طرح بھی ہو اپنی جائز کھری لیں۔

۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا ہے مَسَاجِدُہُمْ عَامِرَةٌ

عج حُرَابٌ مِّنَ الْحَصٰی کہ ان کی مسجدیں بظاہر آباد و بار دق ہوں گی مگر یہ بات سے مخبر ہوں گی۔ وہ گراہی کا اڈہ ہوں گی۔

۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مسجد کا ماحولہ وجہ سے ہدایت کی بجائے ضلالت اور گمراہی کو اشارت کریں گی۔

۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ علماء فتنوں کا باعث ہوں گے۔ نتیجہ ان سے یہ ہوں گے اور پھر پھر کر ان میں لوٹ جائیں گے۔ یعنی وہ فتنوں کا مرکز ہوں گے۔ یہ علماء اپنے آپ کو حدیث علماء امتی کا بنیاد بنی اسلام کی کامصدان پھیراتے نہیں تھکتے مگر زمانہ کی حالت اور ان کی وجہ سے فتنوں کا بے دریغ ظہور اور اسلام کا ضعف ان کی آنکھوں کے سامنے اس بات کا بدورت ثبوت ہے کہ مسلمانوں کا انتشار و افتراق اور ان کے سیکڑوں فرشت جو ایک دوسرے کی جان کے دشمن ہیں ان کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔

پس آج ان کا اتحاد کا لغزہ صرف ایک دکھاوے کی چیز ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں دُنیا ان کے اس لغزہ کا حشر بھی پہلے کی طرح ہی دیکھے گی۔

۸۔ اتحاد کے لئے ایک ایسی واجب لافٹ مرکزی شخصیت کی ضرورت ہے جو اپنے اندر آسمانی روح رکھتی ہو اور یہ ایسی شخصیت سے محروم ہیں۔ یہ ایسی زبردست شخصیت کہاں سے لائیں گے۔ ایسی شخصیت تو تو خدا تعالیٰ نے تحریک احمدیت ہی کو عطا فرمائی ہے جس نے مخالفین اسلام کے سامنے سینہ سپر ہو کر ان کو ہلکا کر دیا اور زندگی اسلام کا ثبوت اپنے دل اور قال سے پیش کر کے سب کو خاموش کر دیا کیا کوئی ایسی ہستی ان میں سارے عالم اسلام میں کہیں موجود ہے۔ اس کا نام بتائیں۔ اور یہی ہستی خود کیوں خاموش ہے۔ دنیا کے سامنے کیوں نہیں آتی؟

یہ ان علماء کے لئے شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ سارے عالم اسلام میں کوئی ایک فرد واحد بھی خدا پرست اسلام کی طرف سے پیش نہیں کیا جاسکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کا سر بلند کر دیا ہے اور اسے آسمانی روح رکھنے والا اور

اتحاد کا علمبردار مبارک و مودعہ فرمایا ہے۔ زمینی کپڑے اس آسمانی ہستی کے سامنے محض نہیں سکتے۔ یہی مذلت اللہ ہے

۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن کریم اور ایمان دینا سے اٹھ جائیں گے اور مسلمان ان سے خرم ہو جائیں گے۔ سو اس وقت خود مسلمانوں کو اعتراض ہے کہ یہ دونوں چیزیں مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل چکی ہیں وہ قرآن و ایمان سے محروم ہو چکے ہیں۔ وہ قرآن کریم کو سمجھنے سے عاری ہیں اور ان میں کوئی فیہی خطہ حقیقی مسلمان نہیں ہمیں اس موقع پر علامہ اقبال کی برسی یاد آگئی ہے۔ مسلمانوں نے یوم اقبال بڑی شان سے منایا ہے اور ان کو تاریخ تحجین پیش کیا ہے اور ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی طرف بہت توجہ دی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ان کی زندگی کے بعض پہلوؤں سے دیکھتے ہیں جن کو ہم اس جگہ قارئین کرام کی صداقت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں۔

۱۔ علامہ اقبال نے فرمایا اور موجودہ مسلمانوں کی مسالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھا ہے

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہو بد یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرابی ہوو شوے ہو گئے دنیا سے مسلمان نابود ہم یہ کہتے ہیں کہ فقیر بھی کہیں مسلم موجود یوں تزیید ہی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو تم سبھی کچھ ہو تباہ تو مسلمان بھی ہو غضب ہیں یہ رشداں خود ہر مذہبی قوم کو کجا رنگارنگ کر تیرے مسلمان کو یہ اپنی عزت جلائے ہیں یہ تو علامہ نے مسلمانوں کی مسالی اور علماء کرام کی ہدایت کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ اب آپ ہی ان کے اس قیاد کی راہ سے اندازہ کر لیجئے کہ یہ آئندہ قوم کی رہنمائی کس طرح کریں گے

بہر حال بقول علامہ اقبال مسلمان اور ان کے علماء اسلام یعنی قرآن و ایمان سے بڑے گورے ہیں اور یہ وہ درخشاں کے مثیل ہیں۔ یہ دونوں چیزیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے تحت آسمانی روح رکھنے والے اس راجل فارسی الاصل نے قائم کوئی ہے جو پنج پہلوؤں کے ہزار سالہ زمانہ کے بعد خود صوبی صدی میں آنے والا

تھا۔ یہ مسلمان علماء اپنی نادانی سے خاتم النبیین کے سلسلے میں لڑ خبی بھاری ہی کو پیش کرتے چلے جا رہے ہیں اور اس کے مثبت پہلو شہد منہ (ہودیت) والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ثلث بنانے کی آئندہ آمد کے وعدہ کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور سمجھانے بھی نہیں سمجھتے۔ اس سے بڑھ کر ان کی بدستوری اور کیا ہوگی۔ نہ یہود کے فقیہوں فریب دیں نے سیخ ناصری کا کیا مانا اور نہ ان پر وہ صوبی صدی کے مثیل یہود علماء نے سچ موعود کا کہا مانا۔

حالانکہ علامہ اقبال نے ہی فرمایا تھا ہے یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے صنم گدہ ہے جہاں لا اذہ ولا اذہ

پھر اس ابراہیم سے منہ پھرنے اور مواضع کرنے کی کیا وجہ ہے؟ علامہ نے تو خود ہی بڑے اشتیاق سے لکھا ہے

”کاشقی کہ مولانا رومی کی دعا اس زمانہ میں مقبول ہو اور مولانا رومی اللہ صلعم پھر تشریف لائیں اور ہندی مسلمانوں پر اپنا دین بے نقاب کریں“

(اقبال نامہ حصہ اولی مد ۱۴)

پھر باقی سلسلہ احمدیہ کے عی نبوت ہونے پر پریوں حیرت و غیرت؟

علامہ اقبال احمدی موقت کے حق میں فرماتے ہیں :-

”جہاں تک میں نے اس تحریک کے نشا کو سمجھا ہے احمدیوں کا یہ اعتراف ہے کہ مسیح کی موت ایک عام فانی انسان کی موت تھی اور رجعت مسیح گویا ایک ایسے شخص کی آمد ہے جو روحانی حیثیت سے اس کا مشابہ ہے۔ اس خیال سے اس تحریک پر ایک طرح کا عقلی رنگ چڑھ جاتا ہے“

(علامہ اقبال کا پیغام ص ۵)

یہ احمدیہ نظریہ کی تائید و توثیق ہے مسلمانوں کو ایسا مانا جائیے۔ ورنہ یوم اقبال منانے کو کیا فائدہ؟ اگر ان کی باتوں کو دقت نہ دی جائے تحریک احمدیت کے اسلامی نمونہ کے متعلق علامہ کی رائے یہ ہے :-

”میری رائے میں قوی حیرت کا وہ اسٹو جس کا سایہ عالمگیر کی زرت نے دلا ہے کھینچو اسلامی سیرت کا نمونہ ہے۔ اور ہماری تعلیم کا مفقہ ہونا چاہیے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے۔ اور مسلمان ہر دقت پیش نظر رکھیں۔ پنجاب میں ایسی سیرت کا کھینچو نمونہ اس جماعت کی شکل میں ہونا چاہیے جسے فرقہ وادان کہتے ہیں۔“

(ملت میغا پر ایک عمرانی نظر مطبوعہ ۱۹۱۹ء)

کوئی ان علماء کرام سے پوچھے کہ آپ نے علامہ کا دن منا ہے ہیں پھر ان کی ان باتوں پر اراد کو کیوں نظر انداز کر رہے اور پس پشت پسینہ

رہے ہیں۔ کیا ان پر بھی کفر کے فتوے کی جھڑپی چلانے کا ارادہ ہے؟

۹۔ جماعت احمدیہ کی طرف یہ الزام بھی منسوب کیا جاتا ہے کہ اس نے قرآن کریم میں لفظی تحریف کی ہے۔ سو اس کا ثبوت ان کے پاس کوئی نہیں۔ جماعت احمدیہ کے مطبوعہ قرآن کریم کو ہر شخص دیکھ کر اپنی تسلی کر سکتا اور ان علماء کرام کی سچائی یا کذب کو پرکھ سکتا ہے۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ جس جماعت کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ قرآن کریم کی حامل ہے وہ قرآن کریم میں تحریف کر کے اپنے خلاف خدا لٹائے اور مسلمانوں کا غضب کیوں بھڑکائے گی۔ یہ امر تو اس کی بعثت ہی کے خلاف ہے۔ اور عقل اسے دیکھنے سے رہی ہے۔

باقی رہی تحریف معنوی۔ تو قرآن کریم کے معانی کسی ایک زمانہ کے ساتھ محدود نہیں۔ وہ تو قیامت تک کے لئے ہے۔ اور ہر زمانہ کے لئے اس کا لفظ بدلے۔ اس کے لئے معانی کے متعلق یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ وہ قرآن کریم کے دوسرے مقامات دستِ پیچھا جا احادیث صحیحہ کے خلاف تو نہیں۔ اور یہ بھی کہ اس کے معنی لغت و محاورہ زبان کے خلاف تو نہیں۔

اگر جماعت احمدیہ کے امام یا کسی عالم نے کوئی معنی علماء کے خیال میں غلط ہے تو ان کی صحت کے ثبوت کا مطالبہ وہ نری و محبت سے کر سکتے ہیں۔ مگر انہوں نے یہ علماء کو اس طرف کبھی اسلئے کی جرات نہیں ہوئی۔ ہم نے اوپر ایک آیت قائم الباقین کے تحت معنی کے بارے میں بیحد تشدد منہ پیش کی ہے۔ اس کے معنی کا ثبوت کوئی بھی عالم ہم سے طلب کر سکتا ہے۔ دیدہ بیدار علماء دعویٰ ہے کہ اسے علماء کرام سمجھنے سے قاصر ہے۔ ۱۰۔ جن معنوں میں جہاد کی معنوی جماعت کی طرف علماء کی طرف سے منسوب کی جاتی ہے یعنی جہاد بالسیف۔ ان معنوں میں جہاد کے فتوؤں کے باوجود انہوں نے خود ہندوستان میں انگریزوں کے ساتھ اور تقسیم ملک کے بعد بھارت سے کبھی جہاد کرنے کی جرات نہیں کی اور ہمیشہ ہی مار کھاتے رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو تلوار کا جہاد اور دینی لڑائیاں وقتی طور پر حدیث یضاح الخرب کے تحت ملتوی قرار دی تھیں جیسا کہ حضور کے اس شعر سے ظاہر ہے۔

زنا دیکھو کہ نبی مصطفیٰ علیہ السلام جنگوں کا کردے گا التوا

اب دینی صورتیں ہیں یا تو علماء کو التوا کے معنی نہیں آنے یا وہ حق پر ہر وہ عداوت ال رہے ہیں۔

۱۱۔ رابطہ کی طرف سے جماعت کو برطانوی سرساز کی پروردہ تحریک قرار دیا گیا ہے۔ اگر یہ درست ہے تو تمام برطانوی مقبوضات میں مسلمان

انگریزوں کے پروردہ ٹھہرتے ہیں۔ پھر بڑی بڑی کمپنیاں ان کے ممالک میں ان کے مختلف کام چلاتی ہیں اور مدت سے سرانجام دیتی چلی آ رہی ہیں۔ ہندوستان میں تمام مسلمان نرے جماعت احمدیہ کے ساتھ انگریزوں کے پروردہ رہے ہیں۔ مسلمانوں کی ہندوستان میں کوئی ایک حکومت نہ تھی۔ بلکہ وہ سارے کے سارے انگریزوں کے تحت اپنی مرضی کے خلاف غلامی کا دم بھرتے تھے۔

انگریزوں نے ہندوستان میں اس قائم کیا۔ مہمیز مذہب کی آزادی، جان و مال اور عزت کی حفاظت کی۔ مگر ان علماء نے احسان کا بدلہ ناشکری سے دیا اور عقلی جزاء الاحسان الا احسان کو پس پشت پھینک دیا۔ آخر اس ناشکری کی سزا ۱۹۴۷ء میں ایسی پائی کہ اب تک بھلانے سے بھلائی نہیں جاسکی۔

۱۲۔ جماعت احمدیہ نے انگریزوں کے مذہب کا کھنڈن کیا۔ ان کا خدا مسیح مارا کفارہ و تثلیث ایسی توڑی کہ عالم عیسائیت لرزنے لگا۔ اور عقلی دروہانی میدان سے عیسائیت ہمیشہ کے لئے فرار ہو گئی۔ اور اسلام کو اس پر نمایاں فتح و غلبہ حاصل ہو گیا۔ مغربی مذہب کے پیچھے اڑانے اور اسلام کے خلاف اٹھنے والی تحریکوں کا سرکھل کر رکھ دیا اور یہ علماء کرام منہ دیکھتے رہے۔

۱۳۔ مخالف اسلام تحریکوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کے مذہبی امور میں تعاون کا کوئی سواں ہی نہیں۔ ہاں جہاں تک حکومت میں بسنے کا سوال ہے جماعت اس کے قانون امن کا پاس کرتی ہے جیسا کہ خود یہ علماء بھی ان کی حکومتوں میں ان کی اطاعت اور قانون کی پابندی کا دم بھرتے ہیں۔ کیا یہ رابطہ عالم اسلام والے ریگڑ حکومتوں میں ایسا نہیں کرتے۔ اور کیا یہ وہاں ان کے قانون کی خلاف ورزی کو کے وہاں بھی بدلتا پھیلاتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو معلوم شدہ بافندگی۔ ظاہر ہے کہ یہ باغی ٹولہ ہے۔

۱۴۔ یہ خود تو کچھ کرنے سے وہے دوسروں کو کرتا دیکھ کر آگ بگولا ہوجاتے ہیں۔ آج تک جو کچھ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ نے کیا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ مگر ان کا فائدہ اس سے غالی ہے۔ لوگوں کی لغتوں ملائوں سے لگا۔ اگر مجاہدین اس لئے ہیں مگر نتیجہ سرفراز ہے۔ ہوا کے گوبلے کی طرح سب اڑ جاتا ہے۔ جب کچھ پیش نہیں جاتی تو دوسری ابلیس والا پیرانا حریف بکھیر جلانے لگتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان کو جماعت کے کارناموں کا اعتراف ہے مگر یہ لوگ ان کو دوسروں کی مدد کا نتیجہ بتاتے ہیں۔ آخر کوئی نہ کوئی بہانہ تو چاہیئے

یہ کام ان کے کروڑوں افراد انفرادی کے باوجود نہ کر پائے اور کر کیسے پائیں جبکہ ان کی محرومی خدائی تقدیر ہے۔

احمدیت کو حدود و حدود سے قیادیت کہہ کر اسے خلاف واقعہ بنادیا ہے۔ قرار دیتے ہیں۔ جب کوئی تدبیر ساز اگر نہیں ہوتی تو کچھ دیتے ہیں کہ

یہ طبقہ کا قرعہ اور اسلام سے خارج ہے ان کا اعتقاد۔ سواجی تہذیب یا میکاٹ کیا جائے۔ یہ غیر مسلم اقلیت ہیں۔

یہ ان کا آخری حربہ ہے جو کفار مکہ نے اختیار کیا تھا۔ کئی سال پہلے مصر میں رابطہ عالم اسلامی کا اجلاس ہوا۔ صوبہ بہار کے امیر شریعت سید منت اللہ شاہ صاحب بہاری ڈپٹی مولوی محمد علی صاحب موٹھری متوفی خالقہ رحمانی نے یہ بتایا تھا کہ مصر دسے اجلاس میں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو ساری دنیا میں انگریزوں کو مدد دینے اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے جال بچھایا ہے اسے توڑا پھوڑا جائے۔

ہم اس وقت سے منتظر تھے کہ رابطہ عالم اسلام اپنے اس مذہب مفسد کے لئے کیا پروگرام بناتا ہے۔ سو کئی سال کے بعد ایک مذہب پروگرام سامنے آیا ہے۔ اب دنیا دیکھئے گی کہ رابطہ عالم اسلامی اسلام کی خاطر کون سے کارنامے سرانجام دیتا ہے اس نے تجویز کیے۔ یہ سب کی موجودگی میں اتحاد کا انحراف کیا ہے مگر امید نہیں کہ یہ سب منہ سے جڑتے گی۔ کیونکہ یہ ان کے پس کاروگ۔ ہیں۔ بیمار بھلا بیمار کا جس طرح علاج کر سکتا ہے اور جو خود آفات کا شکار ہے وہ اسلام کے عالمگیر کام کا بوجھ اپنے کندھوں پر کیسے اٹھا سکتا ہے۔ باقی رہا جماعت کا مقابلہ تو علماء کرام نے ایک سوال مقابلہ کر کے مرزہ چکھ لیا ہے وہ جماعت کا بالانک بینکام نہیں کر سکے۔ بلکہ جو سامنے آیا اس نے منہ کی کھائی۔ اور وہ سترابی کی کسی نے کیا پائی ہوگی۔ ہم نے ان کو یاد دلایا تھا کہ مولوی محمد حسین ثلوی عبد اللہ آختم۔ چراغ دین جونی۔ حکومت کابل کا شاہی خاندان۔ امیرامان اللہ و غیرہ۔ شاہ فاروق۔ مولوی شہداء اللہ امرتسری اور سمجھ دیگر علماء نظام جو پہاڑوں جہی شخصیتیں رکھتے تھے جیسے عطا اللہ شاہ بکری احراری و مودودی صاحب۔ یہ کیسے اٹھتے تھے اور کیسے بھاگتے تھے۔ یہ کچھ دیکھ کر زور لگانے کے باوجود جماعت کا کچھ نہ لگا سکا۔ بلکہ

سماحت دونی رات چو گئی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔ ان لوگوں کا نام دوشن نہ دہا۔ ہمارے جواب کے بعد امیر شریعت نے سکوت اختیار کر لیا۔ ہنسک احمدت کی مخالفت کے لئے ہوئی قلعے کھڑے کریں یہ لودا اب نہ اور درخت بن چکا ہے اب بکریوں کی دستبرد سے بالا ہو چکا ہے جب جماعت کا بانی ایسا تھا تو یہ تمام علماء ہند و بلاد اسلامیہ و عرب و غیرہ اسے ناکام نہ بنا سکے اور تحریک احمدیت کو دبا نہ سکے۔ نواب جبکہ بقول ان کے اس کا جال ساری دنیا میں پھیل چکا ہے یہ اس کا کیا لگاڑ سکتے ہیں جس قدر مخالفت ہوئی اسی قدر ترقی ہوئی اور اب بھی جس قدر مخالفت جڑھے گی جماعت کا قدم آگے ہی آگے پڑے گا۔ کیونکہ مخالفت اس کے لئے کھاد کا کام دیتی ہے۔ یہ علماء اس کا تجربہ کر چکے ہیں من جرب الخرب حل جہ اللہ امتہ۔ حضرت نے تمام سالک کے بدشمار مخالفین کو لٹکار کر تباہ کرتے ہوئے اعلان فرمایا ہے۔ سخت جہاں میں ہم کسی کے بغض کی بردہ نہیں دل قوی لکھتے ہیں ہم درود لکھتے ہیں ہم کو بیمار جو خدا کا ہے اسے لٹکارنا اچھا نہیں ہاتھ شیریں پر نہ دل سے روئے زار و نزار ہے سر راہ پر میر وہ خود کھڑا ہوئی گیا پس نہ ہتھوڑی راہ میں اشتیہ انار۔ سنت اللہ ہے کہ خود فری کو دکھلے ہے تا عیاں ہو کوں باک کوں ہے مردار خوار مجھ کو پروردہ میں نظر آئے اک میرا میں تیغ کو چھینے ہوئے اس پر کہ جو کرتا ہے زار دشمن غافل اگر دیکھے وہ بازوہ سلاح ہوش ہو جائے خطا اور بھول جائے تقار اس جہاں کا کیا کوئی داو نہیں اور داد گر پھر شریر النفس ظالم کو کہاں جائے فرار کیوں عجب کرنے ہو گریں آگیا ہو کر مسیح خود سچائی کا دم بھرتے یہ باو بہار آسمان پر دعوت حق کے لئے اک جڑ ہے ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا آثار (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

۔ درخواست دعا۔

مکسار کی ہمشیرہ ناصرہ بیگم رضوانہ نے بی ایڈ میں سیکنڈ کلاس میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اجاب دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو میری ہمشیرہ کے لئے بابرکت کرے۔ نیز خاک رک دلدہ محترمہ پیر میں لکھنؤ کا وجہ سے بیمار ہیں ان کی کمال صحت کے لئے اجاب دعا فرمائی۔

مکسار بی ایم داؤد احمد ہمشیرہ ثانی۔ قادیان

خلافت کی ضرورت و اہمیت

از سکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب روضہ احمدیہ قادیان

زنده رسول کا زندہ بیضاب

آنحضرت علیؑ اللہ علیہ وسلم مجسم خیر
تھے۔ آپ کی شریعت کو بھی خیر کہا گیا ہے
اور آپ کی امت کا نام بھی خیر امت ہے
اور آپ نے خیرات اس کی تعریف فرمائی ہے
مَنْ بَنَعَ النَّاسَ - اور قرآن مجید سے
وَمَا مَنَّا بِفَضِّحِ النَّاسِ فِيمَكَتِ فِي الْأَرْضِ
کہہ کر مانع انسان کو قانون *Survival of the fittest*
کے مطابق زمین
پر باقی رہنے والا قرار دیا ہے۔ یوں تو
خدا تعالیٰ کے قانون کے مطابق انفرادی
زندگی پر موت لازمی ہے مگر مانع انسان
وجود بقدر اپنے کمال کے زندگی پاتا ہے۔
اور جسے خدا کے فضل سے کمال تام حاصل
ہو جیسے آنحضرت علیؑ اللہ علیہ وسلم۔ جن کے
حق میں خدا تعالیٰ نے خود فرمایا رَحْمَةُ
فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا۔ ایسے وجود پر
بقول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
خدا تعالیٰ دو موتیں جمع نہیں فرماتا۔ اسکی
حقیقت کے اظہار کے لئے عربی محاورہ ہے
مَمَاتٌ مِّنْ خَلْفٍ یعنی جس کے جانشینوں
کا سلسلہ اس کے وجود کو زندہ رکھنے کا باعث
بنتا رہے ایسا وجود مرا نہیں کرتا۔ بلکہ علی
قدیر مراتب حیات جادوئی ہانے والا قرار
پاتا ہے حضرت یحییٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
فرماتے ہیں :-

”خليفة جانشین کو کہتے ہیں

اور رسول کا جانشین حقیقی سفید
کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو علی
طور پر رسول کے حالات اپنے اندر
رکھتا ہو۔ ایسا واسطے رسولؐ کی یہ عملی
الہیہ و کلمہ نے نہ چاہا کہ ظالم
بادشاہوں پر مہذبہ کا اطلاق ہو۔
کیونکہ خلیفہ و حقیقت رسول کا فعل
ہوتا ہے۔ اور چونکہ کسی انسان کے
لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا
مذہب کے لئے ارادہ کیا کہ رسولوں کے
وجود کو جو تمام دنیا کے وجودات
اشرف والے میں علی طور پر ہمیشہ
کے لئے تاقیامت قائم رکھے۔ سو
اسی مرض سے مذہب کے لئے خلافت
کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ
میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے

پھر آیت گفت: خیر امتہ أخرت
لنّاس کے بارہ یہ فرماتے ہیں :-

”سوائے ان لوگوں جو ان کی کھالت
 ہو رہے ہوں۔ خدا مقرر کرے کہ اسی آیت
 کے یہی معنی ہیں کہ ہمیشہ قیامت
 تک تم میں روحانی زندگی اور باطنی
 بینائی رہے گی۔ غیر مذاہب دہلے
 تم سے روشنی عامس کریں گے اور
 یہ روحانی زندگی اور باطنی بینائی
 جو غیر مذاہب دانوں کو حق کی دعوت
 کرنے کے لئے اپنے اندر بجاقت
 رکھتی ہے یہی وہ چیز ہے جس کو
 دوسرے لفظوں میں خلافت کہتے
 ہیں۔ پھر کیونکر کہتے ہو کہ خلافت
 صرف تیس برس تک ہو کر پھر
 زاویہ عدم پر مخفی ہوگی۔ اَللّٰہُ
 اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ

(خلاصہ عبارت شہادت القرآن)

خلافت کی اہمیت و ضرورت

خلافت کی اہمیت اور نبوت کی اہمیت
دو دنوں ایک دوسرے سے جا اگانہ نہیں
ہیں۔ نبوت اصل ہے خلافت اس کا طفل
ہے۔ چونکہ الہیات اور امور معاد کے مسائل
نہایت باریک اور غفیری ہیں گویا تمام امور
غیر مرقی اور فوق اعتدال پر ایسا لانانا پڑتا
ہے۔ نہ خدا تعالیٰ کو بھی کسی کو نظر آیا۔ نہ
کبھی کسی نے بہشت دیکھی۔ نہ دوزخ کا ماحضہ
کیا۔ نہ ملائکہ سے ملاقات ہوئی۔ علاوہ
اس کے احکام الہی مخالف جذبات نفسی
اور نفس آثار جن باتوں میں لذت پاتا ہے
احکام الہی اس سے منع کرتے ہیں۔ لہذا
عند العقل بہ بات نہ صرف حسن بلکہ واجب
ہے کہ خدا تعالیٰ کے پاک فی جو شہریت اور
کتاب سے کر آتے ہیں اور اپنے نفس میں
تأثیرات اور قوت قدسیہ رکھتے ہیں یا تو
وہ ایک لمبی عمر کے گزریں اور عہدہ اور سر
مدی میں ہر ایک اپنی ہی انت کو اپنی ملاقات
اور صحبت سے شرف بخشیں اور اپنے زیر سایہ
رکھ کر اور اپنے پر فیض پردوں کے نیچے ان
کو لے کر وہ برکت اور نور اور روحانی معرفت
پہنچا میں جو انہوں نے ابتدائے زمانہ میں پہنچائی
تھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس مرد صادق
کا منہ دیکھا تھا اسی وجہ سے وہ انشراح الیافی

اور جو ش اطاعت جو نبی کے رکھے دلائل
میں تھا دوسروں میں وہ بات نہیں پائی
گئی۔ اور اس کا نمونہ اور مدلوں میں لوگ
دوسری صدی کے لوگوں یعنی تابعین میں
بھی نہیں پایا گیا۔ اسی حقیقت کے پیش نظر
خدا تعالیٰ نے جو ہر انسان کو نجات کے لئے
بلا یا ہے ضروری تھا کہ مولے کریم اسی
انتظام ہر ایک عہد کی کے لئے رکھے تا اس
سے بند کسی زمانہ میں حق یقین کے
مراتب سے محروم نہ رہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے **كُلُّ لَوْ مَعَ الصَّادِقِينَ**۔ آیت
موصوفہ بطور اشارت ظاہر کر رہی ہے کہ
یہ اُمماتوں کے وجود سے کبھی غالی نہیں
تھی۔ پھر فرماتا ہے **اِنَّا نَحْنُ نَرْتَلِیْ**
الَّذِیْ نَزَّلْنَا لَہَا فِطْرَیْنِ۔ اور پھر اسی
کی تفسیر میں فرماتا ہے **وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنِ**
اٰمَنُوْا مِنْکُمْ۔ **سَعَلُوْا الصَّابِرِیْنَ**
یَسْتَحْلِفْنٰہُمْ۔ **فَاَدْلِیْہِمْ**
قِسْمَ الرَّاٰثِیْنَ (سورہ نور)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے اس کی حالت تبدیل کر دے گا۔ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دے جائیں گے۔

پھر فرماتا ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُرِ
مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرْثُهَا
بَنُو آدَمَ الْعَاقِلُونَ۔ یہ آیت عارف
عارف پکار رہی ہے کہ اسلامی خلافت
دائمی ہے۔ دوسرے کُر بَرَشَہَا کا لفظ
دوام چاہتا ہے۔ وجہ یہ کہ اگر نبوت نامتناہی
کی ہو تو زمین کے وارث وہی قرار پائیں
گئے نہ عمارح۔ اور سب کا وارث وہی ہوتا
ہے جو سب کے بعد ہو۔

اسلام اور اجتماعیت

اسلام کی ساری تعلیم ایک ضابطہ اور
مکمل نظام کو پیش کر رہی ہے۔ اس میں
کہیں انفرادیت کے الگ خطے کا ذکر نہیں
بلکہ خدا تعالیٰ اسے ہدٰی للناس قرار
دیتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبانی سے اعلان کرتا ہے
فَقُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ
اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

پھر نظر کا لی کے تمام اجزاء کا جا بجا مختلف آیات میں ذکر موجود ہے۔ مثلاً آیات سنت نبوی معلوم عبادات - اتفاق فی سبیل اللہ تبلیغ معاشرت - تہذیبی مسائل - قومی رواداری حکومتوں کے روابط وغیرہ جتنے دور میں رب اسکی ک شاخیں یا فروغ ہیں - غرض اسلام نے جو معاشرہ قائم کرنا چاہا ہے اسے نظم طور پر چلانے کے لئے اولی الامر سے وابستگی کی تعلیم دی ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعتی زندگی کو نہایت ضروری قرار دیا ہے اور عید الفطر علیہما السلام کا ارشاد فرمایا ہے - اعتصام بحبل اللہ بکھڑ بنوت و خلافت ممکن ہی نہیں - پس اس لحاظ سے زندگی کی وہ حقیقت جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں مٹتی تھی وہ انہیں تبعہ اعم یا حسان میں بذریعہ خلافت قائم ہو سکتی ہے - خلافت وہ Turnee ہے جو فیضانِ الہی کو بندوں تک منتقل کرتی ہے اور نعمائے الہی کو خدا تعالیٰ کے بہ دل تک - تمامت منتقل کرتے چلے جانے کا واحد ذریعہ ہے - اسی کے بارہ میں حضرت عباسی علیہ السلام نے فرمایا تھا -

”جس باب سے درخواست کروں گا تو

وہ تہیں نہ سرا مدگار بخنے گا کہ ابر

(یوسف باب ۱۴ آیت ۱۷-۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی
اسی زندگی کی امید دلاتے ہوئے الوہیت
میں تحریر فرمائی ہے :-

”تمہارے لئے دوسری طاقت کا عمل

یہ کچھ ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے

اے بہترے کیونکہ وہ دامنِ بے جس کا

سلسلہ قیامت تک - منقطع نہیں ہوگا اور

۵۰ دیو مرقی قدرت الهیہ سخی جب تاک

ہیں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا

لو چیر خدا اسماء دوسری قدرت کی بہاری

جے بیچ دے گا جو ہتھ لگا دے

ہمیشہ کے یہی معنی ہیں جو قرآن کریم کی
اس آیت میں پائے جاتے ہیں اَللّٰهُ لَا
يَغْيُرُ مَا بَلَّغُوْهُمُ حَتّٰى يَتَّخِذُوْا مَا بَالِغُهَا لِنَفْسِهِمْ
(سورہ رعد آیت ۱۳) یعنی اللہ تعالیٰ کبھی کسی
قوم کے ساتھ اپنے ساواک میں تبدل نہیں کرتا
جب تک کہ وہ خود اپنے زلوں میں ترمیم نہ کرے

حضرت مصباح موعود کا ارشاد

۱۰۔ میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں کہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ بنو اور خلافت کے قیام کے لئے قربانیاں کرتے چلو جاؤ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو خلافت تم میں ہمیشہ رہے گی خلافت تمہارے ہاتھ میں خدا تعالیٰ دے دیگا۔ اس لئے ڈی سے تارہ کہہ گئے

نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر!

نتیجہ نیکو جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر مجرم و مغفور ربوہ

محترم مجرم تنویر صاحب نے خلافت کی مجلس مشاورت ربوہ کے روحانی مناظر سے متاثر ہو کر جو حدیثیں اشعار نظم کئے وہ بدر میں اُنھی سال شائع ہو چکے ہیں۔ جن حقائق کو نظم کیا گیا تھا بعد ازاں البتہ ان خلافت ہر سال ہی ان کا شاہد کرتے ہیں۔ جس موت میں کہ اس سال صد سالہ احمدیہ جو بی کے تحت تبلیغ اسلام اور توسیع اُمت قرآن کریم کے عظیم القدر مسمو بہ کی تفصیلات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائیں اس لحاظ سے جناب تنویر صاحب کے اشعار کی معنویت اور زیادہ نکھر کر سامنے آ جاتی ہے۔ اسی مناسبت سے ذیل میں وہ اشعار دوبارہ شریکِ اشاعت کئے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر

تجھ کو آنکھوں سے سجائے زماں دیکھ لیا
تو ہی اسلام کا ہے زندہ نشان دیکھ لیا
زندگی بخش ہے کیا دادی ربوہ کی فضا
ہم نے اس خطہ ارضی میں جہاں دیکھ لیا
نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر
ہے جماعت کی یہی روح رواں دیکھ لیا
دُعا ہے جس کے ورا ہوتا ہے مومن کا جہاد
ہم نے یہ تجسّس بہ سے راز عیاں دیکھ لیا
استحانت ہے خدا کی یہ عبادتِ تنویر
بزمِ شورش میں یہی ہم نے سماں دیکھ لیا

اجاز قادیان

قادیان - کرم چوہدری عبدالقادر صاحب محارب صدر انجمن اہلِ حق قادیان اپنی بی بی عزیزہ امینہ ابواسطو کو ملائکہ کا پریشانی کرانے کے لئے مورخہ ۶ کو امر تشریف کئے۔ جنہاں لکڑہ زنگ ہوم (پرائیویٹ) میں جناب ڈاکٹر جی ایم نتیجہ نے اگلے روز عزیزہ کا پریشانی کیا۔ چار روز قیام کے بعد موصوف اپنی بی بی کو داپس لے آئے۔ یہی اب نفعندہ تعالیٰ رہ بھوت ہے۔ کامل شفا یابی کے لئے اجاب دعا فرمائیں۔ زبیر جبر سمیع گزشتہ پرچہ میں شائع ہونے سے رہ گئی تھی)

قادیان - ۱۶ مئی کو کرم میر محمود اللہ صاحب آف لندن اپنی دہمیشہ گان سے ساخہ مقامات مقدسہ قادیان کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔

۱۷ مئی - کرم مولوی بابا نعید صاحب موئن درویش کے بڑے بیٹے عزیز عبدالرؤف کو عرصہ سے ٹانگ میں تکلیف علی آرہی تھی۔ پناچہ آج عزیز کو بغرض علاج دی۔ جج ہسپتال امرتسر میں داخل کروا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کامل دعا بل شفا دے۔ آمین۔

امتحان کتابتِ مودۃ الابرار

گزشتہ سال ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۳ (نمبر ۳۷) کتاب مودۃ الابرار کے نفع اول کا امتحان ہوا تھا اب اسی کتاب کے بغیر نصف کا امتحان (۱۵۷ سے آخر تک) ماہ اگست ۱۳۵۳ء کے آخری اواخر یعنی ۷ ستمبر کو ہوا۔ ۱۹۷۱ء کو ہوگا
جملہ عہدیداران صدر صاحبان بریکہ فرمایاں تبلیغ و ترویج۔ تبلیغی کرام و معلمین صاحبان صوم

جماعت احمدیہ میں خلافت

بقیہ صفحہ

جماعت احمدیہ کو خلافت کی وجہ سے حاصل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشری نے خلافتِ ثلاثہ کے بارے میں ان الفاظ میں بشارت دی کہ "پس میں اسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفۃ ثلاث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو گا تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔"

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشری جلد ۱ ص ۱۹۵۶)

ممبرانِ رابطہ عالم اسلامی اور بالخصوص مولوی ابوالحسن صاحب ندوی اس بات کو نوٹ کر لیں کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ان کا حشر وہی ہو گا جو اس سے پہلے سیدنا حسین دہلوی، مولوی محمد حسین شاہی اور مولوی سید امجد علی شاہی کا ہو چکا ہے۔ بیشک وہ اس آسمانی چٹان سے سر ٹکیں گے۔ وہ جماعت کا اٹا دلا دے گا۔ بگاڑیں گے۔ جماعت احمدیہ ملکوں میں پھیلے گی اور تمام دنیا میں پرچم اسلام کو بلند کرے گی اور یہ سب کام خلافت کی برکت اور خلافت کے ذریعہ ہو گا۔ اللہ اللہ

حرفِ آخر

اجاب کرام! اسلام ایک زندہ مارت ہے۔ اسلامی شریعت ہمیشہ قائم رہنے والی شریعت ہے اس لئے اسلامی خلافت کا سلسلہ ہمیشہ قائم رہے گا اور اس دائمی خلافت کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہو گا۔ ساری برکتیں اسی خلافت میں ہیں۔ امن ملے اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ حضرت مصلح موعودؑ خلافت کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ ثبوت ایک بیج ہوتا ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت حق کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکت سے دنیا کو متمتع کرو۔ تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اوجھا کرے اور اس جہان میں بھی اوجھا کرے"

(الفصل ۲۰ مئی ۱۹۷۱ء)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مصر - نوٹ فرمائیں اور ابھی سے اجاب جماعت کو شرکت کی تقریب کے تیاری شروع کر دیں جملہ ایدواران کے کوائف اور فہرستیں نظارت کی ہو جائیں۔ ناظر مودۃ و تبلیغ قادیان

کہ میں نے اسے تمہارے ہاتھ میں دیا تھا۔ اگر تم چاہتے تو یہ چیز تم میں قائم رہتی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے الہامی طور پر بھی قائم کر سکتا تھا۔ مگر میں نے اسے نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ کہا کہ اگر تم لوگ خلافت کو قائم رکھنا چاہو تو میں بھی اسے قائم رکھوں گا۔ جو یا میں نے تمہارے منہ سے کہہ دیا ہے کہ تم خلافت چاہتے ہو یا نہیں چاہتے۔ اب اگر تم اپنا منہ بند کر لو یا خلافت کے انتخاب میں اہلیت مد نظر نہ رکھو تو تم اس نعمت کو کھو بیٹھو گے۔ پس مسلمانوں کی تباہی کے اسباب پر غور کرو اور اسے آپ کو موت کا شکار ہونے سے بچاؤ۔ تمہاری عقلیں تیز ہونی چاہئیں اور تمہارے موصِلے بلند ہونے چاہئیں۔ تم وہ جہاں نہ ہو جو دیر کے رُخ کو پھیر دیتی ہے بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم وہ چینل Channel بن جاؤ جو پانی کو آسانی سے گزارتی ہے۔ تم ایک ٹنل Tunnel ہو جس کا کام یہ ہے کہ وہ نیضیاں الہی جو رسول کو ہم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل ہوا ہے اسے آگے جتانے چلے جاؤ۔ اگر تم اب اگے نہ بڑھو گے تو تم ایک ایسی قوم بن جاؤ گے جو کبھی نہیں مرے گی۔ اور اگر تم اس نیضیاں الہی کے رستہ میں روک بن گئے اس کے رستہ میں پتھر پھینک کر پھڑپھڑے ہو گئے تو وہ تمہاری قوم کی تباہی کا وقت ہو گا۔ پھر تمہاری عمر کبھی لمبی نہیں ہوگی اور تم اسی طرح مرجائے گے جس طرح پہلی قومیں مریں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۱۲) آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دعائے مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع اجاب کو دی جاتی ہے کہ کرم خواجہ غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ادنہ گام (کشمیر) کے فرزند عزیز محمد یحییٰ (فارسٹر) مورخہ ۳۰ کو اپنی دیہی پر جلتے ہوئے باندی لورہ کے قریب ایک ٹرک کی زد میں آکر جاں بحق ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ وانا الیہ راجعون۔ پورے والدین۔ بیوی اور درو چھوٹی بچیوں کے لئے غصہ مارا اور اسے خاندان کے لئے عموماً یہ عظیم حد مہر ہے۔ اجاب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد یہاں گان کو صبر جمیل کی توفیق بخشنے اور مجرم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے۔ آمین

ناظر مودۃ و تبلیغ قادیان

مختلف جماعتوں میں کامیاب جلسے

پتہ چلا تھا کہ قادیان سے آئے ہوئے مولانا
نشر احمد صاحب گیتا وید اور قرآن کریم سے
پریم اور ایکتا کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور یہاں کی
اجنبیہ جماعت کے اجاب سے یہ معلوم کر کے بڑی
خوشی ہوئی کہ مولانا موصوف اور کلنکی اوتار کے
پوتے بھی ہمارے اس گھاؤں میں تشریف لائے
ہیں۔ یہاں مولانا صاحب کے لیکچر کو سن کر نہ صرف
خوشی ہوئی بلکہ شناسی ملی۔ کیونکہ ان کا پیغام شناسی
کا پیغام ہے۔ ہم سب کو ان کے سندیش پر عمل
دینا چاہیے اور شناسی کے اس رستے پر چلنے کی
کوشش کرنی چاہیے۔

بعد حضرت بیان صاحب مآخذ العالی نے
صدارتی تقریر فرمائی اور بتایا کہ اوار دنیا میں
اس لئے آئے ہیں کہ اس رشتہ کو جو خدا اور اس
کے بندے کے درمیان ہوتا ہے مضبوط کریں۔
آج دنیا مذہب سے دور ہو کر خدا سے دور
ہو چکی تھی۔ اور اسی دوری کی وجہ سے حقیقی انسان
سکون انسانی زندگی میں ختم ہو گیا تھا۔ حضرت
مرزا صاحب اس زمانہ کے لئے بطور اوار ظاہر
ہوئے ہیں۔ اور آپ نے خدا اور بندے کا پھر

سے رشتہ قائم کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب
سے خدا خود کلام کرتا تھا۔ اور آپ کی روحانی طاقت
کے ذریعہ سینکڑوں لوگوں کو خدا سے ہمکلامی کا
شرف عطا ہوا۔ دراصل خدا کے ساتھ انسان کا
رشتہ قائم ہونے سے ہی سچی شناسائی مل سکتی ہے
خدا ہمیں اس راستے پر چل کر سچی اور حقیقی شناسائی
حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ آپ کی تقریر
کا خلاصہ اڑیہ زبان میں کرم سیدہ تنویر احمد صاحبہ
بی اے نے پیش کیا۔ آخر میں حاضرین کا شکریہ
ادا کیا۔ غیر مسلم کافی تعداد میں اس جلسے میں موجود
تھے۔ جلسہ کے بعد غیر مسلم احباب حضرت میاں صاحب
کو اپنے محلے میں لے گئے۔ اور دعا کرائی۔ وہاں
سے واپسی پر حضرت میاں صاحب دہلیم صاحبہ
احباب کے گھروں میں تشریف لے گئے اور دعا
فرمائی۔ ۱۲ بجے شام عرق پینے سے کوڑا پائی کو
روانگی ہوئی۔ اور قریباً ۶ بجے شام کوڑا پائی پہنچے
جماعت احمدیہ کوڑا پائی نے اسی روایت کے مطابق
نبات ہی شاندار استقبال کیا۔ اجاب جہمت
گاؤں سے آدھ میل کی دوری پر سختہ سڑک
پر جمع تھے۔ ہمارے حضرت میاں صاحب کی کھلی پوشی
کی گئی۔ اور سختہ سڑک سے گاؤں تک پرجوش
لغزوں کے درمیان حضرت میاں صاحب اور وفد
کے ارکان کوڑا پائی پہنچے۔

رات کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضو
اروسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
تبارک و تعالیٰ کی ایک شب شدہ تقاریر اجاب جانت
کو سنائی گئیں۔ یہ ستر رات کے $\frac{1}{4}$ یا ایک
نیم گھنٹہ جاری رہا۔

اگلے روز ۱۲ اپریل صبح نو بجے مسجد احمدیہ
کے وسیع صحن میں حضرت صاحبزادہ مرزا نسیم احمد
صاحب کی صدارت میں ایک بڑی مجلس اہلاس ہوا۔

آخر میں بعض غیر مسلم احباب نے کنگلی اڈار کے بارہ میں سوال اٹھائے اور خاکسار نے ان کے جوابات دئے۔ جلسہ میں پنکال کے احمدی احباب کے علاوہ نیو یٹنہ اور دیگر مقامات سے غیر مسلم کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے نہایت ہی غور کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ (23 May 1974)

[پنکال میں اگلے روز دوبارہ تک قیام رہا]

حضرت سیال صاحب مع بیگم صاحبہ احمدی اصحاب
کے مکانوں میں بغرض دعا تشریف لے گئے
دوپہر کے کھانے کے بعد قریب دو بجے عرق پٹنے
کے لئے روانگی ہوئی۔ عرق پٹنے جانے کے لئے
بھی قریب ۱/۴ - ۲ میل کا کچھا رستہ ہے۔

اجاب جماعت نے اس رستہ کو بڑی محنت اور
سخت قریزی سے صاف کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ
ان کی اس محنت کی جزائے خیر عطا فرمائے۔
آمین۔ تین بجے کے قریب عرق ٹپنے پہونچے
اجاب جماعت نے مکرم مولوی سید مبشر الدین
صاحب معلم وقف جدید کی سرکردگی میں پرچہ پیش
استقبال کیا۔ عرق ٹپنے پہونچ کر خطبہ و موعظہ کی
نمازیں ادا کی گئیں۔ بعد حضرت صاحبزادہ
مرزا نسیم احمد صاحب کی عداوت میں ایک

تسلیم کیلئے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ مگر جبریل صاحب کی تلاوت اور سکندر خاں صاحب کی نظم کے بعد عزیز سید تنویر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے اقتضایہ تقریر اور یہ زبان میں کی۔ اور اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعدہ مکرم مولوی سید مسٹر الدین صاحب نے جماعت کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا۔ زماں بعد خاکسار نے کلکتہ کی اذکار تھے تاکہ ان کی تعلیم دی اور کیا انقلاب پیدا کیا گئے۔ مثنوی پر تقریر کی۔ نیز کلکتہ اذکار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ لکھا ہے اس دستوں کے قیام کے

نے جو جذبہ فریب ہے اس پر روشنی ڈالی
خالسار کے بعد پھر خیرائے صاحب کے
بھاگوت پرانی میں سے چند شکوک پڑھ کر
ان کا اثر میں ترجمہ بنایا ان کے بعد حضرت
جاذبہ صاحب رحمہ اللہ سے مل کر اس پر
اپنی سکول نے تقریر کیا آپ نے بتایا کہ ہم
ریاضیوں سے کنک میں ہونے والے جماعت
احمدیہ کے جلسہ کی روداد سنی تھی۔ جس سے

اجاب جماعت نکال سے باہر سڑک پر جمع تھے
 و فاد کے وہاں پہنچتے ہی لغو ہائے تبکیر سے
 فضا گونج اٹھی۔ حضرت میاں صاحب موٹر کار
 سے اتر پڑے۔ آپ کی گلی پوشی کی گئی۔ آپ
 اجاب جماعت سے ملے اور اجاب جماعت کے
 جم غفیر میں لغو ہائے تبکیر اسلام احمدیت
 زندہ باد کے ملک ترنگانہ لغو ہائے درمیان
 نکال پہنچے۔ مستورات کا اجتماع پریذیڈنٹ صاحب
 جماعت احمدیہ کے مکان پر تھا۔ وہاں مستورات
 نے حضرت بگیم صاحبہ کی گلی پوشی کی اور پُر خدیں
 استقبال کیا۔

یہ نثار مغرب پنکال بن حضرت مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت پہلک جلد منعقد ہوا جس میں مکرم شمیم الحق صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور شہباز خاں صاحب نے نظم سنائی۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب نے کلنگی اوتار کی آمد پر تقریر کی۔ وسیم خاں صاحب نے ایک نظم سنائی خاکسار نے کلنگی اوتار کے بارہ میں مختلف کتب کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ بالخصوص سند و کتب میں کلنگی کی علامات کا تفصیلی تذکرہ کیا اور بتایا کہ کلنگی اوتار اپنے وقت پر آیا۔ آخر میں کلنگی اوتار کے حوالہ اسم کا رازوں کو مانا گیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحبہ صدارتی تقریر میں تمنا کیا کہ یہ نامہ کے اذکارِ حب بھی زبان میں آئے ہیں ان کی بی کمزور آواز کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے یہی حال اس زمانہ کے اوتار حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے ساتھ ہوا۔ آپ کی آواز جو قادیان سے بلند ہوئی اس کو دبانے کی کوشش کی گئی چونکہ خدا کی مدد اور نصرت آپ کے ساتھ تھی اس لئے وہ آواز بلند ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ہندوستان کے کونوں میں پہنچی اور ہندوستان کو جبرستی ہوئی غیر ملکوں میں پھیلی گئی۔ یہاں پر نکال میں ہی آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ قادیان سے کتنی دور ہے لیکن کلکی اوتار پر ایمان لانے والے یہاں کثرت سے موجود ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے ابھی تک اس اوتار کے بارہ میں غور نہیں کیا چاہیے کہ وہ غور کوں۔ کیونکہ مختلف کتابوں میں جو اس اوتار کے آگے کی اس بحثیں وہ لوری ہو چکی ہیں۔

کے اس مضامین کا ساتھ کے ساتھ
کا گیا

کشت کے کامیاب جلسہ کے بعد مورخہ
۸ اپریل ۱۹۷۴ء کو صبح دس بجے حضرت
عاجزادہ مرزا اسکیم احمد صاحبہ مدظلہ العالی
حضرت بیگم عاصیہ اندر دیگر ارائیں دفن ہو گئے
اور کیندرہ پاڑا گئے۔ وہاں ساجی سونو گروہ
اور کیندرہ پاڑا میں کامیاب یکایک جلسے منعقد
ہوئے۔ کیندرہ پاڑا میں ہندو معززین بڑی
تعداد میں شامل تھے۔ کئی غیر مسلم وفد انویا
نے بھی تقاریر میں حصہ لیا۔ تفصیلی رپورٹ انشاء
بدریں آجائے گی۔

کہندہ راہبہ سے اس راہ پر ملے بغیر کو بدلتے
اسٹیت سکا رہنے لگی ہوئی۔ اہل اہلہ و پیر و قریب
۲ بجے وفد کوٹ پہنچا۔ کوٹ پہلے کے احمدی
انصار۔ ہذا م۔ اطفال اور بچہ امادہ اللہ اور
ناصرات الاحمدیہ چشم برافٹھے کوٹ پہلے پہنچے
پیر حضرت میاں صاحب اور دیگر اراکین وفد کی
گل پوشی کی گئی اور نعرہ ہائے شکر سے پرورش
استقبال کیا۔ چونکہ میاں قیام مختصر تھا اس
لئے اجاب جماعت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح
الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ
سالانہ ۱۹۷۳ء کی ٹیپ شدہ معرکہ الامار
تقریر سنائی گئی۔ بعدہ جماعت کی طرف سے
دوبہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد ظہر
عصر کی نمازیں ادا کی گئیں اور مسجد احمدیہ میں
بنی ایک جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ خاکسار نے
تلاوت قرآن مجید کی۔ ایک مقامی احمدی دوست
نے اڑیہ نظم سنائی۔ مکرم عبد الغفار صاحب نے
حیاض نامہ پیش کیا حضرت میاں صاحب نے
جماعت کا شکریہ ادا کیا اور تربیتی سلسلہ

مجموعہ اشعار فرمایا ایک دور
امام اللہ کا علیحدہ جلسہ ہوا
اجمہ لجنہ امام اللہ نے
قریباً گونے پانچ

کوٹیل سے روٹھی تھی۔ اجاب
علویں : نگہیں مولودا کی گئی۔ کوٹ
سختہ سرک تک قریباً آئے۔ اہل کلا
تہ نے جسے اجاب جماعت سے ملنے کی محنت
کے موثر کے لئے ہمارا کر لیا تھا۔ پھر اہل کلا

مکتبہ ڈی سی ویر میں قافلہ پیکار کی حدیں

اوپر میں ترجمہ

جس میں شیخ یوسف علی صاحب نے خزان مجید کی تلاوت کی۔ بارگاہ صاحب شیخ عبدالحجید صاحب۔ شیخ قاسم علی صاحب اور شہباز خاں صاحب نے اردو اور اردو میں بغلیں پیش کیں۔ شیخ عبدالحکیم صاحب نے سیانہ پیش کیا۔ مکرم شمس الرحمن صاحب معلم نے کلکی اذکار کی آدھ کے بارہ میں تقریر کی۔ خاک رس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عداوت پر تقریر کی باسٹروگنی یافتہ صاحب داس نے جو شاشن سے تشریف لائے تھے ہندو کتب کی رو سے کلکی اذکار کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صاحب مدر نے مختصر مدارتی تقریر فرمائی اور آخر میں غلام عظیم ولد غلام مصطفیٰ صاحب سکھ بھدرک کے نکاح کا اعلان فرمایا جلیہ کلج میں اس امر کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ ملکی اور قومی رسومات پر اسلامی تعلیم کو ترجیح دینا چاہیے اور رسومات کو قطعی چھوڑ دینا چاہیے دعا پر جلیہ تقریباً بارہ بجے دوسرا ختام پذیر ہوا۔ آج جمعہ کا مبارک دن تھا۔ جمعہ کی نماز حضرت صاحبزادہ صاحب نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جلسوں کے مواقع پر نیز کسی مہمان کی آمد پر استقبال کرتے ہوئے صرف وہ نصیبے لگانے چاہئیں جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمائے ہیں۔ جیسا کہ نوہا تبیکر حضرت ریل کریم صلعم زندہ باد۔ حضرت مرزا غلام احمد کی جے۔ انیت زندہ باد۔ پھر آپ نے صد سالہ احمدیہ جو بی فدیہ تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک اہم تحریک فرمائی ہے جس کے لئے پہلے سے جماعت کو تیار کیا ہے۔ وہ تحریک یہ ہے کہ جماعت کے قیام پر ایک صدی گزرنے پر جشن منایا جائے کہ باوجود سخت مخالفت کے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقی دی۔ نیز اگلی صدی کے استقبال کے لئے یہ جشن منایا جائے۔ کیونکہ ایک نیکی دوسری نیکی کی توفیق دیتی ہے اور قرآن مجید نے فرمایا ہے کہ ان الحسنات ینذہبن الحسنات۔ حضور کی اس تحریک کے دو حصے ہیں۔ ایک تو مالی تحریک ہے جس میں ۲۱ کروڑ روپیہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی اور تحریک کرتے وقت ہی فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ دوسرے ہ کروڑ سے زیادہ جمع ہو جائے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک آدھ اطلاعات کے مطابق ۵ کروڑ سے رقم بڑھ چکی ہے۔ بھارت کی جماعتیں بھی اس میں بڑھ چرچہ کر حصہ لے رہی ہیں۔ کورائی کی جماعت کو بھی اس مالی تحریک میں بڑھ چرچہ کر حصہ لینا چاہیے۔ اس تحریک کا دوسرا حصہ مالی عبادت ہے۔ ان مالی عبادت کو بھی ہمیں ادا کرنا چاہیے۔ اور احباب کو دعا کرنی چاہیے کہ ہم سب کو توفیق ملے کہ ہمیں ملے اور خدا تعالیٰ

ان کو قبول فرمائے۔ کا میاب تبلیغی جلسہ

شام کو ۵ بجے ایک تبلیغی جلسہ جلسہ صاحب رادھانا پٹھ صاحب رکتہ ایم ایل اے ایڈیٹر اخبار سماج کی صدارت میں منعقد ہوا مکرم مولوی سید مبشر احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور بشارت محمد صاحب نے نظم پڑھی مکرم سید تنویر احمد صاحب بی اے نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اچھا ناند داس صاحب نے دھرم کا ضرورت پر تقریر کی۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب معلم و تفت جدید نے کلکی اذکار کی آمد پر تقریر کی۔ مکرم حنیف احمد صاحب قائد جماعت احمدیہ کیرنگ نے نظم سنائی۔ زان بعد خاک رس نے اس موضوع پر تقریر کی کہ موجودہ دور میں صحیح شانتی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے قرآن مجید گیتا اور بید کے حوالہ جات سے خاک رس نے بتایا کہ شانتی خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے سے ہوتی ہے خاک رس کے بعد زبیری داس صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ مذاہب کی تعلیم میں کوئی اختلاف نہیں۔ مذاہب نے ایک ہی تعلیم دی ہے۔ ضرورت اس تعلیم پر عمل کرنے کی ہے صرف جینو دعوان کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اصل مقصد دھرم کے اصولوں کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ہے۔ اور جیسا آپ نے میلانا صاحب کی تقریر میں سنا آج دھرم کے اصولوں کے چھوڑنے کی وجہ سے ہی ساری تباہی آرہی ہے۔ زان بعد بڑیا کے راہب جناب کرشن چندر سیر بر سنگ راج مہاترا نے تقریر کرتے ہوئے اس قسم کے جلسوں کی سرانجامی کی۔ ان کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا دیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے تقریر کی اور فرمایا قرآن پاک فرماتے ہیں کہ خدا ہی کی ذات ہے جس نے اس دنیا کو پیدا کیا۔ اور اس خدا کی مختلف صفات ہیں اور ان صفات کی وجہ سے خدا کے مختلف نام ہیں۔ جیسا کہ فرمایا اللہ الاسماء الحسنی۔ اہل ہنود میں خدا کی صفات کے طور پر دیوتاؤں کے نام ہیں زمانہ گزر جانے پر اہل ہنود نے غلطی سے ان دیوتاؤں اور پھر رشیوں اور مہینوں کو خدا کی کا درجہ دے دیا اور شرک میں مبتلا ہو گئے حالانکہ خدا تعالیٰ کے رشی اور مہینے خدا تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں یہ کہتے بھی روحانی لحاظ سے ترقی کر جاتے ہیں۔ لیکن بہر حال یہ بشر اور انسان ہی ہوتے ہیں۔ اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کہ اگرچہ روحانی لحاظ سے میرا خدا

گہر تعلق ہے لیکن میں بشری ہوں۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نوع انسانی کے لئے بہت بڑا نمونہ ہیں اور ہمیں آپ کے نمونہ پر چل کر روحانی ترقی حاصل کرنی چاہیے۔ اسی ضمن میں آپ نے اس عظیم الشان روحانی انقلاب کا ذکر کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آج سے ۱۴۰۰ سال قبل ہوا۔ اور آخر میں دنیا کے بڑے بڑے لوگوں نے جس رنگ میں آپ کو خارج حسین پیش کیا ہے ان کے دھار آپ نے سنائے صاحب مدر خباب رادھانا پٹھ صاحب رکتہ نے اپنی صدارتی تقریر میں تعارف پر بر تفصیلی ریلو کیا۔ بالخصوص حضرت میاں صاحب اور خاک رشی تقریر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ آج انسان کے اندر بدلتی ہوئی کا دور دورہ ہے اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انسان مذہب کو چھوڑ رہا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اس زمانہ میں فرمایا کہ مذہب کے اصولوں پر عمل کر دو۔ ان پر چلنے سے شانتی ملے گی۔ سارے ہی مذہب خدا کی طرف سے ہیں۔ لیکن بعد میں ان میں تبدیلیاں پیدا کر دی گئیں اور لوگ مذہب سے دور ہو گئے۔ آپ نے فرمایا میں نے خود حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی بعض کتابیں پڑھی ہیں جن میں آپ نے لکھا ہے کہ اسلام شانتی کا مذہب ہے اور اسلام کے معنی شانتی اور امن کے ہیں۔ اسلام دنیا میں شانتی اور امن کے لئے آیا تھا۔ حضرت مرزا صاحب نے بہت سی پیشگوئیاں کی تھیں جو پوری ہوئیں۔ آپ کی یہ بھی پیشگوئی تھی کہ اگر ہندوستان آپس میں صلح نہیں کریں گے تو ان پر بہت بڑی تباہی آئے گی۔ چنانچہ آپ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جنگ عظیم کی بابت آپ نے پیشگوئی کی تھی۔ چنانچہ جنگ عظیم کے ذریعہ بھی بڑی تباہی ہوئی۔ ہندو دنیا اور ان کا ساک تباہ ہوئے۔ اب عرب اور اسرائیل میں جنگ ہو رہی ہے۔ اس بارہ میں بھی حضرت مرزا صاحب نے پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے کہ بہت بھاری فوجوں کا اجتماع ہوگا اور شام کا علاقہ ان افواج کا صدر مقام ہوگا اور مختلف ملکوں میں بڑی جنگ ہوگی۔ آپ کی یہ پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ پرانا تہا ہمیں آپ کے دئے ہوئے شانتی سندیش کو سمجھنے کی توفیق دے۔ سید تنویر احمد صاحب نے اختتامی تقریر کی اور اور شکریہ ادا کیا۔ رات ۱۱ بجے جلسہ ختم ہوا۔ اس جلسہ میں غیر مسلم معززین کثرت سے شریک تھے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے راجہ صاحب بڑیا بھی اس میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ کے بعد غیر مسلم معززین کی شیرینی اور چائے سے توافیق کی گئی۔

غیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے۔ نیز عرق چٹنہ۔ بینکال اور کوٹ پٹنہ کے احمدی احباب نے بھی کافی تعداد میں شریک ہو کر جلسہ کو کامیاب کیا۔ پھر اہم اللہ تعالیٰ نے اگلے روز نماز فجر کے بعد حضرت میاں صاحب اور دیگر صاحبہ مختلف احباب کے گھروں میں تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔ مورخہ ۱۳ اپریل کو قتل دوسر کر پالی سے تالبر کوٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہ ایک جھڈا سا موضع ہے جس میں کل ۲۶ گھر آباد ہیں۔ ان میں سے ۲۶ گھر تفسیقہ تعالیٰ احمدی ہیں۔ یہاں پہنچ کر حضرت میاں صاحب مع بیگم صاحبہ محترمہ اور وفد کے دیگر ارکان احمدی احباب کے گھروں میں گئے اور ہر گھر میں دعا کی۔ بعد ازاں مسجد احمدیہ میں نماز ظہر و عصر ادا کی۔ اس کے بعد ایک جلسہ ہوا خاک رس نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ سید رشید احمد صاحب نے سیانہ پڑھا حضرت میاں صاحب نے فرمایا سرکام کا دقت مقرر ہوتا ہے اس اوقات کسی کام کی خواہش ہوتی ہے مگر خدا کا حکم نہیں ہوتا اس لئے وہ کام نہیں ہوتا۔ میں اڑیسہ میں کئی مرتبہ آیا اور باوجود خواہش کے تالبر کوٹ نہ آ سکا۔ کوئی نہ کوئی روک میدا ہوتی رہی آج میرا یہاں آنے کا پہلا موقع ہے۔ میں احباب کو اس طرف توجہ دلا چاہتا ہوں کہ احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کے بعد ایک احمدی کو اہم مقام حاصل ہوتا ہے۔ ہر احمدی کو اپنے اس مقام کو سامنے رکھنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو آدمی اپنے مقام کو پہچانتا ہے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتا۔ احمدیہ جماعت میں اس امر کی بشارت مثالیں موجود ہیں کہ لوگوں نے احمدیوں کی مخالفت کی لیکن مخالفین تباہ ہوئے اور احمدیوں کی اللہ نے حفاظت کی کیونکہ وہ احمدی اپنے مقام کو سمجھتے تھے۔ خدا پر پورا یقین رکھتے تھے۔ اس لئے یہاں کے احباب بھی خدا پر پورا یقین رکھیں خدا ان کی پرت نیوں کو خود دہر فرمادے گا۔ دوسری بات جس کی طرف میں توجہ دلا چاہتا ہوں یہ ہے کہ یہ زمانہ آنحضرت کی بعثت ثانی کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود اور مہدی موعود علیہ السلام ہیں جو آنحضرت صلعم کے مثل ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میری جماعت کو بھی ان حالات میں سے گزرنا پڑے گا جن میں سے انبیاء کی جماعتیں گزری ہیں پس جماعت احمدیہ کو بھی قربانیاں کرنی ہوں گی اور مخالفین کو برداشت کر کے ثابت قدم رہنا ہوگا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام قائم فرمایا ہے۔ اور خلافت کی اطاعت میں ہی سب برکتیں ہیں۔ لہذا خلیفہ دقت کی اطاعت اور قربانی کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔

نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر

بقیتہ ادارہ صفحہ ۲۲

کے نتیجے میں جمع شدہ سرمایہ اور دین کے لئے غنی جدوجہد کو "اسلام دشمن طاقتوں کی مدد اور سرمایہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مگر احمدیوں پر ایسا الزام لگانے والے یا غلوں و محبت سے کی گئی مالی قربانیوں پر طنز کرنے والوں کو سورت توبہ کی حسب ذیل آیت کریمہ پر تنبیہ کی سے غور کرنا چاہیے۔ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْمَحْطُوعَاتِ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جَهْدَهُمْ فِيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (التوبہ: ۷۹)

ترجمہ: وہ لوگ جو مومنوں میں سے خوشی سے بڑھ چڑھ کر صدقے دینے والوں پر طنز کرتے اور ان پر بھی ہو کہ سوائے اپنی محنت کی غنائی کے کوئی طاقت نہیں رکھتے۔ سو باوجود اس قربانی کے یہ معترض ان پر ہنسی کرتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں اللہ ان میں سے اشد مخالفوں کو ہنسی کی سزا دے گا اور ان کو درد ناک عذاب پہنچے گا۔

آیت کریمہ میں جس عذاب الیم کا ذکر ہے، چشمہ بنا ان لوگوں کو اسی وقت بتلائے عذاب الیم پاری ہے۔ یہ تلخ بات ہے کہ وہ صاف لفظوں میں اس کا اقرار نہ کریں۔

دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں یک یک ہزار

الغرض یہ جو جماعت احمدیہ کو ساری دنیا میں تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن مجید نیز مدارس اور ہسپتال سنٹرز کے ذریعہ خدمتِ خلق کا موقع مل رہا ہے وہ خدا فرشتہ علیٰ منہاج النبوت کی برکت ہے۔ جو امام احمدی علیہ التیجہ السلام کے ظہور فرما ہونے کے بعد آپ کی برگزیدہ جماعت میں قائم ہوئی۔ اور اس پر آج ۶۶ سال پورے ہوئے جو کہ جماعت نہایت درجہ کامیابیوں اور کامیابیوں کے ساتھ ۶۷ ویں سال میں قدم رکھ رہی ہے۔ دو تے زمین کے تمام احمدی ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہیں اور ان کا پیارا نام انہیں اپنی خداداد فراست اور انقباض ربانی کے ذریعہ ایسی راہنمائی کرتا ہے جس کی اس وقت اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے فی الحقیقت ضرورت ہے۔ خلافت حقہ احمدیہ کے ہاتھ پر جمع ہو کر جماعت احمدیہ صحیح معنوں میں "جماعت" بنی۔ اور ایک گلہ بان کے ماتحت ہو کر اس نے اجتماعی جدوجہد میں ایسا حصہ لیا کہ ساری دنیا کے کروڑوں دیگر مسلمان منتشر بھڑکی طرح ہیں، اور باوجود عددی کثرت کے، بڑی بڑی مسکوتوں کے مالک ہونے اور مالی و دولت کے انبار اپنے پاس رکھنے کے ایسی دینی خدمات سے بھرپور محروم و بے نصیب ہیں جو جماعت احمدیہ اپنے محبوب امام ہمام کی زیر قیادت عرصہ ۸۵ سال سے بجا لا رہی ہے۔ یہ ہے ایک بین فرق جماعت احمدیہ اور ان نام کی تنظیموں کے درمیان جو امتیاز و تنظیمیں لیکن خلافت کے شیرازہ میں نہ پروئے جانے کے سبب ان سب برکتوں سے محروم ہیں جو خلافت ہی سے وابستہ ہیں۔ اسی لئے کہنے والے نے جب یہ کہا کہ

نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر

تو اس نے ایک واضح حقیقت کو بڑے ہی بلیغ انداز میں بیان کر دیا اور دنیا قیامت تک اس کی ابدی صداقتوں کو بحشم خود مشاہدہ کرتی رہے گی۔ اور زبانِ حال سے اس پر ہر نصیحت ثبت کرتی رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

○

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے AUTOWINGS کی خدمات حاصل کیجئے!

AUTOWINGS

32 SECOND MAIN ROAD

C.I.T. COLONY MADRAS

600004

TELEPHONE NO. 76360.

عہدیداران جماعت احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے

(۱) - ہر سالہ انتخابات سابقہ کے عہدوں کی میعاد کو مشتمل ۳۰ اپریل ۱۹۷۲ کو ختم ہو گئی ہے لیکن نامنظوری انتخابات نو سابق عہدیداران ہی کام کرتے رہیں گے۔

(۲) - انتخابات موصولہ کی منظوری کا اعلان عنقریب کیا جائے گا۔

(۳) - جن جماعتوں میں ابھی تک انتخاب نہیں ہوئے۔ وہ جلد توجہ فرمائیں۔

(۴) - انتخاب کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کہ "عہدیداران کے لئے قرآن کی ناظرہ جاننا ضروری ہوگا" کی تصدیق رپورٹ انتخاب میں کرنی ضروری ہوگی۔

ناظرہ اعلیٰ قادیان

لازمی چند و کارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ گا

ہر جماعت کے ہر فرد کو یہ عزم کر لینا چاہیے کہ چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ جمعیتی طور پر لازمی اور ضروری چیز ہے۔ اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود رکھی ہے۔ اور ان کی باقاعدگی کی تاکید کرتے ہوئے حضور نے یہاں تک فرمایا ہے کہ:-

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا اس کا نام سلسلہ معیت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور یا لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں برگزیدہ نہ ہو سکتا۔"

اس لئے عہدیداران و سیکرٹریاں مالی اور مبلغین کرام کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے خوش ہیں وہ احباب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا کے دین کے لئے اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظرہ بلیکٹ املال آمد قادیان

اعلان دعاء: میرے بچے عزیز خلیل احمد نے اس سال یو۔ پی بورڈ سے انٹر میڈیٹ کا امتحان دیا ہے۔ تمام احباب جماعت سے عموماً اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں مولیٰ کیم عزیز موصوف کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور آئندہ بھی نمایاں کامیابیوں سے نوازے۔ خاکسار محمد شفیع احمدی صدیقی، ہمایوں پارک۔ چمن گنج۔ کانپور۔

پٹرول پاؤنڈل سے چلنے والے ٹرک پاکار

کے ہر قسم کے پٹرول جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پٹرول نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں!!

پتہ نوٹ فرمائیں:-

16 MANGOE LANE CALCUTTA - 1

AUTO TRADERS

23-1652 } دکان } جزیرہ

23-5222 } مکان } جزیرہ

34-0451 } مکان } جزیرہ

"TARAKAT" "AUTOCENTRE"

کروم لیدر اور بہترین کو الٹی ہوئی چلی اور ہوائی شیت کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں!

AZAD TRADING CORPORATION

58/1 PHEARS LANE CALCUTTA - 12.

PHONE NO. 34-8407

